اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ جون بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی Bedsore کی تکلیف میں کچھ افاقہ ہے (چارپائی پر لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے جو زخم ہو جاتا ہے اسے Bedsore کہتے ہیں) اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا بخشے۔ آمین۔

قادیان ۹ جون لاہور سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی والدہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ لاہور میں شدید طور پر بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ اپنی والدہ محترمہ کی عیادت کیلئے مع عزیز مرزا کلیم احمد چند روز کیلئے پاسپورٹ پر مورخہ ۷ جون کو صبح لاہور تشریف لے گئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ محترمہ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع ہر سہ صاحبزادیوں کے قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حج بیت اللہ کے بعد دونوں درویش بھائیوں کی قادیان میں بخیریت مراجعت

محلہ احمدیہ میں پُرتپاک خیر مقدم

قادیان ۷ جون۔ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے اور زیارت مقامات مقدسہ سے مشرف ہونے کے بعد ہمارے دونوں درویش بھائی الحاج مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب درویش والحاج میاں خدا بخش صاحب گجراتی درویش آج گیارہ بجے صبح بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے۔ سوا تین ماہ کے مبارک سفر میں دونوں درویش بھائیوں کو جہاں مناسک حج اور عمرہ۔ زیارت روضۂ نبوی اور دیگر اسلامی مقامات مقدسہ کی اچھی طرح سے زیارت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہاں ارض حرم میں ٹھہر کر مختلف اوقات پر انفرادی و اجتماعی اغراض کے لئے درد بھری دعائیں کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ دونوں دوست مورخہ ۱۴ فروری کو اس مبارک سفر کے لئے قادیان سے بمبئی کو روانہ ہوئے تھے۔ چونکہ آپ نے بذریعہ بحری جہاز جانا تھا۔ اس لئے چند روز بمبئی قیام کرنا پڑا۔ چنانچہ یہ جہاز مورخہ ۱۲ مارچ کو بمبئی کی بندرگاہ سے روانہ ہوا۔ اور ۲۳ مارچ کو جدہ پہنچا۔ دونوں دوست جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ روضۂ نبوی کی زیارت اور مسجد نبوی میں عبادت بجا لانے اور مقدس بستی میں چند روز قیام کی غرض سے پہنچے ۲۳ کو روانہ ہوئے۔ اور دس دن اس جگہ قیام کرنے کے بعد مکہ معظمہ تشریف لے آئے۔ اور تا واپسی اس مقدس سرزمین میں قیام کرنے، مناسک حج ادا کرنے اور متعدد عمرے کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی دوران میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بھی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کے ساتھ موصوف کے والد صاحب کی طرف سے حج بدل کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ چنانچہ جب تک آپ موصوفین کا قیام مکہ معظمہ میں رہا تو باقی احمدی احباب کی طرح ہمارے ان دونوں درویش بھائیوں کو بھی باجماعت نمازیں ادا کرنے اور اجتماعی دعاؤں میں شمولیت کا موقعہ ملتا رہا۔

چونکہ ان ہر دو حاجی صاحبان نے واپس بھی بحری جہاز ہی کے ذریعہ آنا تھا۔ اس لئے حج کے بعد کافی ایام ارض حرم میں قیام کرنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ اکثر اوقات حرم شریف میں ہی نوافل ادا کرنے تلاوت قرآن مجید اور دعائیں کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔ دن میں کئی کئی بار طواف بیت اللہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس طرح جی بھر کر دعائیں کیں۔ اور بالآخر واپسی کے لئے مورخہ ۲۴ مئی کو بوقت شب مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے۔ جدہ سے آپ کا بحری جہاز مورخہ ۲۵ مئی کو چلا اور ۴ جون کو بمبئی کی بندرگاہ میں پہنچا۔ اگلے روز بذریعہ ریل قادیان کے لئے روانہ ہو گئے اور آج گیارہ بجے بخیر و عافیت دار الامان میں مراجعت فرما ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہر دو حاجی صاحبان کے قادیان پہنچنے سے پہلے بذریعہ فون اطلاع مل چکی تھی کہ آپ بٹالہ سے بذریعہ بس ہونے گیارہ بجے قادیان پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ اطلاع ملنے پر تمام درویش بھائی مسجد مبارک کے نیچے والے گیسٹ ہاؤس میں استقبال کے لئے جمع ہو گئے۔ جونہی دونوں حاجی صاحبان حاضرین کے قریب پہنچے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کی قیادت میں اہلاً و سہلاً و مرحبا کے ساتھ احباب نے پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ نعرۂ تکبیر اسلام زندہ باد آنحضرت رسول عربی زندہ باد احمدیت زندہ باد ہر دو حاجی صاحبان زندہ باد کے پُر جوش نعروں سے محلہ احمدیہ کی فضا گونج اٹھی۔ ارض حرم سے تشریف لانے والے اور حج بیت اللہ و زیارت روضۂ نبوی سے مشرف ہونے والوں سے ہر شخص نے محبت و عقیدت کیساتھ بڑھ بڑھ کر مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور اپنے دلوں میں ایک روحانی سرور اور انبساط محسوس کیا گو اپنے حالات کی مجبوری کے سبب خود تو اس مبارک سفر سے محروم رہے مگر اس سے مشرف ہونے والوں کو دیکھ کر ہی خوش ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ اس مبارک سفر سے واپس تشریف لانے والوں کا حج قبول فرمائے۔ اور اس کا عرصہ تک حسن قدر…

ملک کے مختلف دریاؤں میں

پنڈت نہرو کی استھیوں کو عزت و احترام کے ساتھ جل پرواہ کر دیا گیا

پنجاب کے ایسے دو مقامات پر احمدی نمائندوں کی حاضری

قادیان ۹ جون۔ پنڈت نہرو کی وفات کے بعد اُن کی استھیوں (ہڈیوں) اور راکھ کو کل صبح ۹½ بجے سے ۱۰½ کے درمیان ملک کے مختلف دریاؤں میں نذر آب کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں مختلف مقامات پر بڑی عزت و احترام کیساتھ یہ سوگ رسم منائی گئی۔ پنجاب میں کل ۸ جون کی صبح کو ننگل میں دریائے ستلج میں تلواڑہ میں دریائے بیاس میں مادھوپور میں دریائے راوی میں نیز اکھنور میں دریائے جہلم میں اور متابے والا میں دریائے جمنا میں مقررہ وقت پر ایک ساتھ جل پرواہ (نذر آب) کی گئیں ان مقامات میں سے پنجاب کے دو اہم مقامات مادھوپور اور تلواڑہ میں احمدی نمائندے بھی اس آخری رسم کی ادائیگی کے وقت حاضر ہوئے۔ اور پنڈت نہرو کی وفات پر اظہار افسوس کیا۔

مادھوپور میں پنجاب کے ہوم منسٹر پنڈت موہن لال اور وزیر مال سردار اجیر سنگھ نہرو جی کی استھیاں لیکر بذریعہ لدھیانہ مادھوپور پہنچے رستہ میں جہاں جہاں سے کلسہ گذرتا وہاں ہزاروں اشخاص نے شردھانجلی بھینٹ کی۔ اس جگہ اس آخری رسم میں حاضر ہونے کے لئے قادیان سے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کی قیادت میں حسب ذیل اراکین پر مشتمل ایک وفد مادھوپور پہنچا:۔

مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نائب ناظر امور عامہ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر بیت المال مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر معاون ناظر امور عامہ۔

مقررہ وقت پر استھیاں پہنچنے سے قبل یہ وفد ٹھیک وقت پر کانگرس کمیٹی کی طرف سے دریائے راوی کے کنارے بنائے گئے پنڈال میں پہنچ گیا (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر کی چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۶۴ء

پنڈت نہرو اور اُن کے جانشین

پنڈت نہرو کی وصیت کی روشنی میں ۱۲ر جون کو اُن کی راکھ کو ایک انتظام کے تحت ملک کے طول و عرض میں بہنے والے مختلف دریاؤں میں بہا دیا گیا۔ گویا تصویری زبان میں یہ اسی بات کا اظہار تھا کہ نہرو جی جب تک زندہ رہے ملک کو آزاد کرانے اُس کو آزادی کی نعمت سے متمتع ہونے اور ترقی یافتہ ممالک کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہونے کے قابل بنانے کے لئے شب و روز ناقابل فراموش خدمات کرتے رہے تو دنیا کے سامنے ایک حقیقت ہے۔ لیکن اس جہان سے گذر جانے کے بعد جب اُن کے جسم کو آگ کی نذر کر دیا گیا تو جسم کی راکھ بھی ملک کی راہ میں نچھاور کر دی گئی!!

اپنے محبوب لیڈر کے اس جہان سے اُٹھ جانے کے بعد اُس کے لئے ماتمی آخری رسم کے موقعہ پر یہاں بھی اسکولوں (زنڈولوں) کے حق پر داد ادا کرنے کی تقریب منائی گئی۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر ملک واسیوں نے گذرنے والے جہانیا کو اپنے دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کیا۔ اور جب سے نہرو جی کی وفات ہوئی اپنے گھر سے باہر نکلو بازار میں جاؤ یا کہیں بس یا ریل کا سفر کرو بس نہرو جی کے گن گاتے لوگوں کو سنتے گئے۔ ایسی گہری عقیدت اور محبت اُن کے اُن شاندار بے لوث کارناموں کے نتیجہ میں عوام میں پیدا ہوئی جو انہوں نے رنگ میں ملک کی خدمت اور سیوا میں تن من دھن کی بازی لگا دی۔

جب تک زندہ رہے غیروں سے آزاد کرانے ... کی تعمیر اور پھر اُس کے وسیع تر مفاد کی خاطر اپنے انتہاء مصروف رہے۔ اور جب فوت ہو گئے تو اپنے پیچھے ایسے کارناموں کی یادگار چھوڑ گئے۔ جس کی یاد ایک لمبے عرصہ تک قائم رہے گی۔ نہ صرف اپنے ملک کے مفاد سے آپ کو دلچسپی دلبستگی تھی۔ آپ کی نظر بہت وسیع اور بلند تھی۔ بین الاقوامی معاملات میں گہری دلچسپی رکھتے۔ بالخصوص نو آزاد ممالک کے اُبھرنے اور ان کے سربلند ہونے کے دل سے خواہاں تھے۔ اور سب ملک بھی آپ کو خاص قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

زندگی بھر ملک میں اتحاد و یکجہتی کے لئے انتھک کوشش کی۔ اپنے دل و دماغ کی تمام طاقتوں کو ملک کی تعمیر کے لئے وقف کئے رکھا آپ کا دماغ اونچے اور سلجھے ہوئے خیالات کا مخزن تھا۔ جن کا نقطہ مرکزی اپنے دیش واسیوں کی خوشحالی تھا۔ چنانچہ دیسی پراجیکٹوں کا جال بچھا دیا۔ دریاؤں پر بند باندھے ملکی زراعت کو ترقی دلائی اور ملک میں صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے لئے ترقی یافتہ ممالک کی مدد سے بڑے بڑے کارخانے جاری کئے۔ اس طرح پر گویا اپنی زندگی میں ایسے درخت بوئے جن کے پھل نہ صرف یہ کہ موجودہ نسل کھائے گی بلکہ کئی نسلیں ان سے فیضیاب ہوتی رہیں گی۔

پنڈت نہرو کی زندگی میں آپ کے جانشین کے بارہ میں بار بار سوال اُٹھا۔ مگر کوئی بھی اس کا جواب نہ دے سکا۔ حتی کہ خود آپ سے بھی بار ہا کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنا جانشین بنا دیں۔ مگر ہر موقعہ پر آپ اس سے بچتے رہے۔ مگر جب آپ کے جانشین مقرر کئے جانے کا وقت آیا تو یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ کیونکہ دنیا میں خلا نہیں رہتا کسی ایک کے مٹ جانے سے جو خلاء پیدا ہوتا ہے اُسے پُر کئے جانے کے لئے قدرت خود ہی سامان کرتی ہے۔ ہاں اگر قوم کے اچھے مقدر ہوں تو اچھے اور بہتر جانشینوں کے ساتھ یہ خلا پُر ہوتا ہے مگر بسا اوقات بعد میں آنے والے پہلوں سے بھی بعض پہلوں سے بہتر ہو جاتے ہیں۔ ملک کی خوش قسمتی ہے کہ جانے والے عظیم نیتا کے جانشین کا سوال جو آپ کی زندگی میں ایک لاینحل مسئلہ دکھائی دیتا تھا وقت آنے پر خوش اسلوبی سے حل ہو گیا۔ اور سابق وزیر بے محکمہ شری لال بہادر شاستری کو نئے وزیر اعظم کے طور پر چن لیا گیا۔ اسی طرح ان لوگوں کے اندازے غلط نکلے جو اس وقت حصول اقتدار کے لئے لیڈروں میں رسہ کشی اور کانگرس میں پھوٹ پڑنے کی باتیں سوچ رہے تھے دراصل یہ مشکل مسئلہ جس خوبی سے طے پایا اس سے ہندوستان کے لیڈروں کی دانشمندی اجاگر ہوتی ہے

الغرض جب اس وقت جانشین کا مشکل مسئلہ بخوبی حل ہو گیا۔ اور اہم ذمہ داری جو پنڈت نہرو اُٹھائے ہوئے تھے اب مشترکہ طور پر سبھی لیڈروں کے کندھوں پر آ پڑی ہیں۔ یہ خیال غلط ہے کہ نامزد وزیر اعظم شری شاستری جی اکیلے اس سارے بوجھ کو اُٹھائیں۔ موصوف خواہ کیسے ہی محنتی قابل اور پُر خلوص کیوں نہ ہوں دوسروں کے تعاون کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ جب ایک شخص پر ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال دیا گیا تو اس کا ہاتھ بٹانے اور اُسے لے کر آگے چلنا عوام کا کام ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر آج نئے وزیر اعظم کے لئے ایک امتحان کا وقت ہے تو عوام اور ملک کے لیڈروں کی حب الوطنی کے پرکھنے کا بھی یہی وقت ہے۔ حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ ملک کا ہر فرد حکومت کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ اور کسی ایک پہلو سے سوچنے کی بجائے ملک کے وسیع تر قومی مفاد کے مطابق سوچا جائے۔ ملک کے داخلی و خارجی اہمیت کے ایسے مسائل ہیں جن کو اب پنڈت نہرو کے جانشینوں نے ہی حل کرنا ہے۔ دعا ہے کہ جس طرح ایک شخص کے جانشین مقرر کئے جانے کو متحد ہو کر خوش اسلوبی سے طے کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ملک کے دیگر مسائل کو ایسی ہی سپرٹ کے ماتحت حل کیا جائے۔ اگر یہ سپرٹ قائم رہی تو یہ سمجھا جائے گا کہ قدرت نے ہم سے ایک نہرو کو تو جدا کر دیا مگر اس کی جگہ لینے والے کئی چھوٹے نہرو یہی سرزمین ہند اب بھی پیدا کر سکتی ہے!!

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ قادیان میں رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۰ر جون۔ افسوس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور ہمارے درویش بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کے والد ماجد حضرت چوہدری غلام محمد صاحب گوندل آج تین بجے بعد دوپہر رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عرصہ چار پانچ ماہ کا ہوا آپ کو اپنے وطن چک ۹۸ سرگودھا پاکستان میں بندش پیشاب کا عارضہ ہو گیا۔ تکلیف بڑھ جانے کے باعث ۸ر مارچ کو سرگودھا سول ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مگر خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ اپنی زندگی کے آخری ایام قادیان کی مقدس بستی میں اپنے بیٹے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کے پاس گذاریں۔ چنانچہ پاسپورٹ اور ویزہ حاصل کر لینے کے بعد مکرمی مبشر صاحب آپ کو ۱۴ر مئی کو قادیان لے آئے۔ اس جگہ حسب حالات علاج معالجہ جاری رہا۔ باوجود شدید قسم کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہتے۔ آپ نے بیماری کے یہ ایام نہایت صبر و شکر کے ساتھ گذارے۔ گھر کے افراد اور عیادت کرنے والوں نے جب بھی طبیعت پوچھی تو بس یہی جواب دیا کہ سب ٹھیک ہے۔ آرام سے ہوں۔ مگر سب جانتے تھے کہ اندر ہی اندر کس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ بالآخر یہی شدید عارضہ آپ کی رحلت کا باعث بن گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ آپ نے سنہ ۱۹۰[illegible]ء میں بیعت کی اور اپنی ساری عمر نہایت پارسائی نیکی میں گذاری۔ اپنے گاؤں بلکہ علاقہ بھر میں سب اپنے اور بیگانے آپ کی بزرگی، راست گوئی اور ایمانداری کے معترف تھے۔ اور آپ کی نیکی کا خاص اثر تھا۔ دعا گو اور نمازوں کو خاص طور پر سنوار کر ادا کرنے والے بزرگ تھے۔ تقریباً ۹۵ سال عمر پائی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی تیسری نسل بھی دیکھنے اور بیٹوں، پوتوں، پڑپوتوں کو پھلتے پھولتے دیکھا۔ مرکز سلسلہ سے شدید قلبی تعلق ہی کا نتیجہ ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں آپ کو موجودہ حالات میں بھی قادیان آنے اور اسی جگہ آخری دن گذارنے کی توفیق ملی۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں اپنی آخری آرامگاہ پائی۔

چونکہ آپ کے بیٹے چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش ان دنوں کوٹھی دار السلام قادیان میں رہائش رکھتے ہیں اور اسی مقام پر آپ نے وفات پائی۔ آپ کا جنازہ محلہ احمدیہ میں لایا گیا۔ تجہیز و تکفین کے بعد نماز عشاء ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مہمان خانہ کے صحن میں درویشان قادیان کی بھاری تعداد کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی قبر کی تیاری کے بعد بوقت گیارہ بجے مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہو چکنے کے بعد حضرت بھائی الہ دین صاحب درویش صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کرائی۔

حضرت مرحوم کی وفات پر ادارہ بدر مکرمی چوہدری محمود احمد صاحب مبشر اور مرحوم کے جملہ دیگر متعلقین کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے قرب خاص میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

آپ کے جملہ پسماندگان کو نیکیوں میں آپ کا سچا جانشین بنائے۔ اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ولادت

مورخہ ۹ر جون بروز منگل خدا تعالیٰ نے نذیر احمد صاحب ننگلی درویش کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور لمبی عمر والا کرے۔ آمین۔

(ادارہ)

خطبہ جمعہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا میں اللہ تعالیٰ نے ابتلاء اور بدظنی سے بچنے کا

ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے

اگر انسان اس نکتہ کو سمجھ لے اور اسے پیش نظر رکھے تو وہ بہت سی ٹھوکروں سے بچ سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ ۲۰ ردسمبر ۱۹۲۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
انسان کا دل جس سے مراد میری اس کی

قوتِ متفکرہ

ہے۔ اور جس سے مراد میری وہ باریک تعلق روح کا ہے جو انسانی دل سے روحانی طور پر ثابت ہے۔ چونکہ زبان کے محاورہ میں اسے دل کہا جاتا ہے اس لئے ہم زبان کے محاورہ کے لحاظ سے اسی طرح کلام کرنے پر مجبور ہیں۔ خواہ یہ سائنس کے انکشاف کے خلاف ہی ہو۔ زبان کے محاورات یا اصطلاحات کا تبدیل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بسا اوقات انسان کے خیالات متفرق و منتشر ہو جاتے ہیں۔ لوگ ایک خاص لفظ کو ایک خاص مفہوم میں سننے کے عادی ہوتے ہیں اور جب اس کے خلاف بیان کیا جائے تو انہیں دھوکہ لگ جاتا ہے۔ پس میں اس بحث میں پڑنے کے بغیر کہ قوتِ متفکرہ کا تعلق دل سے ہے یا دماغ سے محاورہ زبان کے مطابق چونکہ انسانی فکر کیلئے دل کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اسلئے میں بھی یہی لفظ استعمال کروں گا۔ تو انسانی دل یعنی جسم کا وہ حصہ جو مختلف قسم کے امور کے متعلق غور کرتا ہے یا نیکی اور بدی میں شناخت کرتا ہے۔ اچھے بُرے اثرات قبول کرتا ہے۔ یا وہ حصہ جس کے ساتھ اس کی روح کا تعلق ہے اور جس کے ذریعہ وہ اپنے منشاء کو پورا کیا کرتی ہے اس کے متعلق عام طور پر لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ

ایک ہی قسم کی خاصیت

رکھنے والی چیز ہے۔ مثلاً جیسے کنین کا لفظ بولنے سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ وہ ایک مفرد چیز ہے اسی طرح جب دل یا دماغ کا لفظ بولا جاتا ہے تو اسے بھی عام طور پر لوگ ایک مفرد چیز خیال کر لیتے ہیں۔ اور اسی کے مطابق اس کے متعلق اپنے ذہنوں میں اچھے یا بُرے اندازے کر لیتے ہیں۔ جس طرح کھیت والوں میں سے کسی کھیتی کے بیج کا نام لیتے ہی ایک زمیندار یا باغبان کے دل میں اس کے متعلق تمام باتیں پھر جاتی ہیں۔ اور وہ فوراً سمجھ لیتا ہے کہ یہ بیج فلاں موسم میں بویا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی غور پرداخت کی جاتی ہے۔ فلاں موقع پر پانی دیا جاتا ہے۔ ہم جس وقت گیہوں یا خربوزہ کا نام لیتے ہیں تو ایک زمیندار کے ذہن میں فوراً اس کی مختلف حالتیں پھر جاتی ہیں۔ اسی طرح دل کا لفظ سنکر اس کی مختلف کیفیتیں لوگ ذہن میں لے آتے ہیں مثلاً یہ کہ دل پر فلاں بات کا اثر ہوتا ہے یا دل کے لئے فلاں بات اچھی یا فلاں بات بری ہے۔ حالانکہ

دل کی مثال

بیج کی نہیں بلکہ زمین کی ہے اور بیج کا تعلق زمین سے نہیں ہوتا بلکہ موسم سے ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی زمین میں ایک بیج خواہ کسی وقت اور کسی موسم میں بو دیا جائے۔ وہ اُگ آئے گا۔ نہ ممکن ہے۔ بیج وہی اُگتا ہے جو خاص موسم میں جو اس بیج کے لئے مخصوص ہے بویا جائے۔ زمین سے اس کا تعلق نہیں ہوتا ہاں میدانی یا پہاڑی زمین میں یہ فرق ہوتا ہے کہ میدان میں جو فصلیں سردیوں میں ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں عام طور پر گرمیوں میں ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہاں گرمیوں میں وہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو میدان میں سردیوں میں ہوتی ہے۔ اور سردیوں میں چونکہ وہاں برف پڑتی ہے۔ اس لئے کوئی فصل نہیں ہوتی۔ تو سوائے اس کے زمینوں میں اور کوئی ایسا فرق نہیں ہوتا جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے کہ فلاں علاقہ یا فلاں گاؤں میں ہر قسم کے بیج کیا وہاں با حیثیت میں ہی اُگ آتے ہیں۔ کیونکہ

ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ موسم

ہیں۔ کوئی کسی موسم میں اُگتا ہے اور کوئی کسی میں اور ہر ایک کے لئے مخصوص طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ خاص خاص موقعہ پر پانی دیا جاتا ہے۔ خاص قسم کا سامان ہی ڈالا جاتا ہے۔ کسی میں انسانی نجاست ڈالنا مفید ہوتی ہے۔ کسی میں جانوروں کا گوبر۔ پھر کسی میں پتیوں وغیرہ کو جلا کر ان کی راکھ اور کسی میں ہڈیوں کا چورہ ڈالا جاتا ہے۔ اور زمین کے اچھے یا بُرے ہونے کا سوال اس سے بالکل علیحدہ ہے کہ مختلف بیج کن حالتوں میں بڑھتے پھولتے ہیں یہی حال دل کا ہے دل کی مثال بیج کی نہیں بلکہ زمین کی ہے اور اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ صراط الذین انعمت علیھم سے ہٹ کر غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں گر جاتے ہیں انکے قلوب بعض دفعہ ایسی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں جن سے دوسرا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں صراط الذین انعمت علیھم کی دعا مانگنے کے لئے کہا گیا حالانکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات موجود تھی اور آپ سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر قرآن نے یہ کیوں نہ کہا کہ

صراط محمدی کی دُعا

مانگو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے رنگ میں ایک علیحدہ خاصیت رکھتا ہے۔ اور اس کی طبیعت کا ایک خاص میلان ہوتا ہے۔ مگر محمدیت جامع ہے تمام کمالات کی۔ اور جب تک جامعیت حاصل نہ ہو محمدیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے صراط الذین انعمت علیھم فرمایا۔ صراط محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرمایا حالانکہ محمدیت میں بھی سب چھوٹے بڑے درجے موجود ہیں۔ شہداء ہیں۔ صلحاء ہیں۔ صدیق ہیں اور انبیاء ہیں۔ پھر انبیاء میں سے بھی بعض کو فضیلت ہے۔ درحقیقت تو یہ ہے کہ اگر یہ تفریق انبیاء میں نہ ہوتی تو اس قدر انبیاء کی ضرورت بھی نہ ہوتی کیونکہ خدا تعالےٰ دُنیا میں دو چیزیں ایک سی پیدا نہیں کرتا۔ ہر ... کی پیدائش ایک ہی ہوتی ہے۔ اور گو ... میں فرق نہ ہو۔ لیکن افراد میں ضرور فرق ہوگا۔ غرضیکہ دنیا میں

کوئی دو چیزیں

ایسی نہیں جن میں ظاہراً یا باطناً کوئی فرق نہ ہو اگر پھلوں کا رنگ ملتا ہے تو خواص میں فرق ہوگا اگر خواص ملتے ہوں تو مزے میں فرق ہوگا اور اگر مزہ ایک سا ہو تو تاثیر یکساں نہیں ہوگی۔ غرضیکہ اللہ تعالےٰ کسی بات کو دہرایا نہیں کرتا جب کوئی چیز پیدا کرتا ہے نئی پیدا کرتا ہے اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ ایک چیز کو پھر بنائے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے کبھی کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جو پہلے کے ہو بہو مطابق ہو۔ ... لوگ

تمثیل کا فلسفہ

پڑھ کر کہہ دیتے ہیں اس میں فلاں بات ایک نہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کما ارسلنا الی فرعون رسولاً تو عیسائی مطالبہ کر دیا۔ یہ عصا کا سانپ میں بھی بنا کر دکھاؤ۔ حضرت مسیح کی مماثلت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مردے زندہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس وقت اس بحث کو جانے دو کہ ان کا مردے زندہ کرنا کن معنوں میں تھا۔ اس سے قطع نظر کے بھی ضروری تھا کہ

مشابہت کے باوجود اختلاف

ہوتا۔ یہ کہنا کہ جو کچھ مسیح نے کیا وہی بھی کرے خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کی صفات پر حملہ ہے اس کی ذات سے ہر ایک چیز نئی آتی ہے۔ انبیاء، صلحاء، شہداء سب مختلف درجے رکھتے ہیں۔ غرضیکہ کوئی دو انسان ایسے نہیں مل سکتے جو ہر رنگ میں ایک سے ہوں۔ ضرور ہے کہ ان میں فرق ہو کیونکہ انسان مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان کے میلانات طبع ایک دوسرے سے بالکل جُدا گانہ ہوتے ہیں۔ کوئی کسی سے ملتا ہے۔ اور کوئی کسی سے۔ لیکن جیسے آم باگیہوں میں اختلاف ہونے کے باوجود ان میں بعض باتیں مشترک بھی ہوتی ہیں جیسے کہ خاص موسم میں بوئے جاتے ہیں۔ خاص قسم کا کھاد ڈالا جاتا ہے اور خاص وقت پر پانی دیا جاتا ہے۔ گویا باوجود اختلاف کے

بعض باتوں میں اشتراک

بھی نظر آتا ہے یہی حال انسانوں کا ہوتا ہے مگر باوجود اس کے میلان کا اختلاف موجود ہے۔ ہر ایک کا رنگ جُدا اور طبیعت علیحدہ ہے۔ اور یہ ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ اگر ایک ہی رنگ ہوتا تو دنیا ہدایت سے محروم رہ جاتی۔ کیونکہ کسی انسان میں محمدی میلان ہے کسی میں موسوی اور کسی میں عیسوی۔ کسی میں ابراہیمی۔ اسی لئے جہاں میلان کا سوال تھا وہاں اللہ تعالیٰ نے صراط الذین انعمت علیہم فرمایا اور جہاں اتباع کا سوال تھا وہاں یہ فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی تم اس کے نقش قدم پر چل کر جس سے تمہارا میلان طبیع ملتا ہے۔

محمدؐ کے ہم نقش

ہو جاؤ۔ جس طرح لوگ ایک اکسیر بناتے ہیں جس میں ہر قسم کی طبائع کو ملحوظ رکھ کر دوائیں ڈالی جاتی ہیں۔ بلغمی۔ صفرائی۔ بلغمی ہر قسم کے مزاج والوں کو فائدہ دیتی ہے اسی طرح قرآن کریم کی سورۂ فاتحہ بھی ایک اکسیر ہے۔ جس کے اندر سب مزاج والوں کے لئے فائدہ اُٹھانے کی تاثیر رکھی گئی ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم میں یہ سکھایا گیا ہے کہ اسے خدا میرے

میلان کے لحاظ سے

جو قریب ترین رستہ ہے اسی پر مجھے لے چل اور پھر آگے جس جس سے میلان ملتا جائے اس کے رستے پر چلنے کی توفیق دے۔ جس طرح مفرد سے مرکب اور مرکب در مرکب بنائے جاتے ہیں یا جیسے پہلے ایک آدمی کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور وہ اسے گرم کرتا ہے ......

تو پھر زیادہ گرم ہو جانے سے اسے دوبارہ ٹھنڈی ہوا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا جیسے ایک شخص کو بلغم کا غلبہ ہوتا ہے اور پھر جب بلغم نکال دیا جائے تو کسی اور مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی مزاجوں کا حال ہوتا ہے۔ ایک شخص عیسوی مزاج رکھتا ہے۔ اس کے لئے انعمت علیہم کے معنی عیسوی رستہ ہوں گے ...... لیکن جب اس پر چلتے چلتے اس کے اندر دوسری حالت پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر اس کے معنے اس کے لئے موسوی رستہ ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رستہ ہو جائیں گے اسی وجہ سے صراط الذین انعمت علیہم رکھا گیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لیا۔ کیونکہ سب لوگ ابتدائی حالت میں اپنے اندر جامعیت نہیں رکھا کرتے۔ وہ کئی نواحی محدود ہوتے

ہیں۔ اس لئے وہ

جامع انسان کے تمام کمالات

جذب نہیں کر سکتے۔ اس لئے کسی خاص رنگ کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ یہی فرمایا جس سے مشابہت ہو اسی رنگ کی پیروی کرلی جائے۔

تیسرا مطلب اس سے یہ ہے کہ دل کا لفظ بہت دھوکہ دینے والا ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ

دل زمین کا نام ہے

بیج کا نہیں۔ بیج اس کے لئے مختلف ہوتے ہیں۔ جو اپنے اپنے موسم میں ہی اس کے اندر نشو و نما پا سکتے ہیں۔ انسانی قلوب کے موسم دنیوی موسموں کی طرح نہیں ہوتے جن کا اثر ایک وقت میں ہر جگہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے بلکہ ہر قلب کے لئے الگ موسم ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل پر جس وقت بھادوں والی کیفیت طاری ہوتی ہے اسی وقت دوسرے کے دل پر ساون یا چیت کی کیفیت ہوتی ہے چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص عجیب وقت ہنس رہا ہوتا ہے۔ دوسرا رو رہا ہوتا ہے فرض کرلو دل کے اس موسم کا نام جس میں نیک بات کا اثر اس پر ہوتا ہے۔ ساون رکھ لیا جائے۔ تو یہ کیفیت جس انسان کے قلب کی ہوگی۔ اس پر تو ایک نیک بات فوراً اثر کر جائے گی۔ لیکن ایک دوسرا شخص جو بظاہر نیکی میں دوسرے شخص سے بڑھا ہوا ہو۔ لیکن اس کی قلبی کیفیت ساون کی نہیں بلکہ بھادوں کی ہو وہ اس بات کو سنکر کوئی اثر قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ

ساون میں بھادوں کی کھیتی

نہیں اُگ سکتی۔ تو دل بہت بڑی تنوع رکھتا ہے۔ اور مختلف حالتوں میں اس پر مختلف اثرات ہوتے ہیں۔ دل تو دل مادیات میں بھی اثر قبول کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ ایک موقعہ پر ایک انگریزی فوج ایک پل پر سے گذر رہی تھی۔ فوج کے آگے باجا بجتا جاتا تھا۔ اور جوش انگیز گیت گائے جاتے تھے تا سپاہیوں میں جوش پیدا ہو اسی وقت پل یک لخت گر گیا اور بہت سے آدمی دریا میں گر کر ہلاک ہو گئے۔ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مادیات میں بھی خاص قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں اور جس وقت باہر کی سُریں ان کی اندرونی حرکتوں سے مشابہ ہو جائیں تو ان میں

ایک سرور کی حالت

پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ اسی سرور کی وجہ سے ہی حرکت میں آ کر وہ پل گر گیا۔ ایسی کیفیات جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور مادے میں بھی۔ تو دل کی ایسی باریک ہوتی ہیں کہ ان کا

سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ اور یہ نوعمل کی نسبت آسانی سے سمجھی جاسکتی ہیں سانپ بین پر ناچنے لگ جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی خاص سُریں ہوتی ہیں جنہیں سپیرے ہی جانتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ فلاں قسم کا سانپ کونسی سُر پر ناچتا ہے کوئی دوسرا اگر بین بجائے تو اس کا سانپ پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تو قلب کی جو کیفیت ہو۔ جب اس کے مشابہ چیز اس کے سامنے آئے وہ اسے فوراً قبول کر لیتا ہے۔ اس

ایک نکتہ

کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے نیک لوگ بھی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں اور بڑے بڑے مضبوط ایمان والے بھی چھوٹی سی بات سے ابتلا میں پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کو مدنظر نہیں رکھتے کہ قلب کی کونسی کیفیتیں کونسے گناہوں میں انسان کو مبتلا کر دیتی ہیں اگر وہ زمیندار کے بیج کا مطالعہ کرنے کی طرح دل کا مطالعہ کرتے اور یہ دیکھتے کہ زمیندار اس وقت بیج ڈالتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اُگ آئے گا۔ اسی طرح

قلب کی کیفیات

ہوتی ہیں۔ اس پر بھی خاص وقت میں خاص بات کا اثر فوراً ہو جاتا ہے تو بہت فائدہ اُٹھا سکتے۔ طبائع کا میلان نیکی اور بدی پر بہت اثر رکھتا ہے۔ ایک وقت انسان پر ایک بڑی سے بڑی بات کا اثر نہیں ہوتا لیکن دوسرے وقت ایک ادنیٰ سی بات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کے قلب کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ جس میں وہ خاص بیج پڑنا مفید ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھا لیکچرار اپنی تائید میں مختلف دلائل دیا کرتا ہے صرف وہی پیش نہیں کرتا جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ مضبوط ہو۔ کیونکہ ہر انسان پر ایک ہی دلیل اثر نہیں کرتی بلکہ مختلف لوگوں کے لئے مختلف دلائل اثر رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فلما توفیتنی والی آیت کو وفات مسیح کے لئے

سب سے مضبوط دلیل

قرار دیتے تھے۔ اور اس کو اصل اور باقی کو اس کے تابع قرار دیتے تھے۔ لیکن بیسیوں لوگ ایسے ہیں جن پر اس کا کوئی اثر نہیں لیکن اگر ان کے سامنے یہ بات پیش کی جائے کہ کیا یہ شرم کی بات نہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو زمین میں مدفون ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر ہوں تو وہ فوراً متاثر ہو جائیں گے۔ ان پر اس وقت جذباتی رنگ

ہوتا ہے۔ اور

محبت رسول کا جذبہ

غالب آیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت وہ بیج کام دے جاتا ہے۔ لیکن اگر یہی ایک دلیل دوسرے آدمی کے سامنے پیش کی جائے۔ جس کے قلب کی وہ حالت نہ ہو۔ تو وہ فوراً کہہ دے گا میں سمجھ گیا۔ آپ میرے جذبات بھڑکا کر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے سامنے جب فلما توفیتنی والی دلیل پیش کی جائے تو وہ فوراً اس کی آنکھیں نیچی ہو جائیں گی۔ اس لئے اچھا خطیب وہی ہے۔ جو ایک ہی دلیل پیش نہیں کرتا کیونکہ ضروری نہیں کہ تمام سامعین کی قلبی کیفیات اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مختلف لوگوں کے لئے

مختلف دلائل کی ضرورت

ہوتی ہے۔ پلاؤ ایک اچھی غذا ہے لیکن کئی لوگ اس کے کھانے سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ خود مجھے چاول کھانے سے بخار ہو جاتا ہے دعوت کے موقعہ پر مجھے بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اگر کوئی چیز نہ کھاؤں تو میزبان خیال کرتا ہے کہ شاید میرے کھانے میں کوئی نقص ہے اور خواہ مخواہ وہ قلبی اذیت محسوس کرتا ہے اس کے احساسات کا لحاظ کرتے ہوئے چاول کھانے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اگر دو دعوتیں اکٹھی ہو جائیں تو ضرور اور اگر ایک ہو تو عام طور پر مجھے بخار ہو جاتا ہے۔ تو میں عام طور پر چاول نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ کبھی کھا بھی لیتا ہوں۔ لیکن وہ حالت خاص ہوتی ہے۔ جب انسان کہتا ہے کہ اگر یہ چیز کھائی تو ہضم ہو جائے گی۔ اسی طرح اچھی دلیل کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہر وقت وہی ایک دلیل سب کی سمجھ میں آجائے۔ میں نے خاص طور پر اس کا مطالعہ کیا ہے بعض لوگ ایک وقت ایک دلیل سے متاثر ہوتے ہیں۔ دوسرے وقت دوسری اور تیسرے وقت تیسری سے جس کی وجہ یہ ہے کہ

مختلف اوقات میں مختلف حالتیں

انسان کی ہوتی ہیں۔ میں نے اس کا گہرا مطالعہ کیا ہے بعض اوقات ایک مخلص آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ جس بات نے مجھ پر اثر کیا ہے ضروری ہے کہ دوسرے پر بھی اثر کرے۔ لیکن وہ نہیں کرتی۔ کیونکہ اس پر اثر کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قلبی کیفیت اس سے مشابہ تھی۔ اسی طرح نیکیوں کا سوال ہے۔ ایک شخص محض چندہ دینے کی وجہ سے دوسرے کی نیکی کا قائل ہوتا ہے۔ لیکن وہ جب دوسرے سے اس کا ذکر کرتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے۔ چھوڑو جی

چندہ کا کیا ہے۔ نماز تو وہ پڑھتا نہیں لیکن ایک دوسرے شخص کے سامنے اگر کہو کہ فلاں آدمی نماز میں بہت پڑھتا ہے تو وہ فوراً کہہ دے گا کہ نماز پڑھنے کا کیا ہے جب چندہ نہیں دیتا تو اسے کس طرح مخلص کہا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ کوئی چندہ کی خوبی سے متاثر ہوتا ہے اور کوئی نماز سے۔ مختصر یہ کہ

انسانی میلان

مختلف اوقات میں مختلف نتیجے ہیں اور اسی لئے ایک وقت کوئی بات ان پر اثر کرتی ہے اور دوسرے وقت کوئی اور یہی وجہ ہے کہ صراط الذین انعمت علیھم فرمایا۔ اور محمد رسول اللہ کا رستہ نہیں کہا۔ اور اسی طرح غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرمایا کسی اشد ترین دشمن کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ آسانی سے

. . . ہر شیطان کا نام لیا جا سکتا تھا مگر نہیں۔ انسان دراصل شیطان کی بھی اتباع نہیں کرتا بلکہ اپنے میلان کی پیروی کرتا ہے۔ اسی وجہ سے نیکی میں بڑھنے کے لئے صراط الذین انعمت علیھم اور برائیوں سے بچنے کے لئے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرمایا جس کے معنے یہ ہیں کہ یا الٰہی جس نیکی سے میرے قلب میں میلان ہو اس کی توفیق دے۔ اور جس مغضوبیت سے میرے اندر مشابہت ہو اس سے مجھے محفوظ رکھئے دیکھو قرآن شریف نے کیا ہی

لطیف اور جامع رنگ

اختیار کیا ہے۔ جہاں تو میلان کا سوال نہیں وہاں کہا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ لیکن جہاں میلان کا تعلق تھا وہاں صراط الذین انعمت علیھم کے جامع الفاظ رکھ دیئے ہیں۔ کیونکہ انسان کا میلان اس کی اپنی مرضی سے نہیں ہوتا۔ مگر عمل اپنی مرضی سے ہو سکتا ہے۔ چونکہ میلان اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی استعانت کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن عمل میں بہت سا دخل انسان کی اپنی مرضی کا ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے دل میں جو بُرا خیال پیدا ہو اور وہ اس پر عمل نہ کرے تو یہ نیکی ہو جاتی ہے۔ چونکہ دل کے خیال پر انسان کا دخل نہیں۔ اس لئے اس پر گرفت بھی نہیں جب تک انسان اسے عملی جامہ نہ پہنائے۔ انسان عمل کر سکتا ہے۔ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزے رکھ سکتا ہے۔ حج کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ اس کے اندر

چاروں کے لئے بشاشت

بھی پیدا ہو۔ ممکن ہے وہ کرے تو چاروں ہی۔ لیکن بشاشت صرف ایک ہی سے پیدا ہو۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو عمل کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ بشاشت کے لئے نہیں۔ اس میں ادھر ہی چلے گا۔ جدھر میلان ہوگا۔ اس لئے جہاں میلان کا سوال تھا وہاں قرآن کریم نے جمع کا صیغہ رکھا ہے۔ لیکن جہاں عمل کا تھا وہاں واحد کا۔ یہ ایک نہایت ہی لطیف مضمون ہے۔ خطبہ کی طاقت نہیں۔ کہ اس کی تفصیلات کا متحمل ہو سکے۔ اس کے لئے ایک مستقل لیکچر کی ضرورت ہے۔ لیکن جو کچھ مختصراً بیان ہوا ہے اس میں کم از کم ہر ایک کے لئے اتنا مسالہ ضرور موجود ہے کہ وہ ہدایت پا سکے۔ اگرچہ اس کی جزئیات کو نہ سمجھ سکے۔ سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے

یہ ایک ایسا نکتہ رکھا ہے

کہ اسے سمجھ کر انسان بہت سی ٹھوکروں سے بچ سکتا ہے۔ بیسیوں بدظنیاں انسان صرف اس لئے کر لیتا ہے کہ جس وقت کوئی بات اس کے سامنے بیان کی جائے۔ اس وقت اس کی قلبی کیفیت اس کے قبول کرنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ ایک شخص سے اسے عداوت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق اگر کوئی اسے بُری بات کہے تو وہ فوراً اسے مان لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کے دوست کے متعلق وہی بات بیان کی جائے تو فوراً کہہ دیتا ہے۔ لوگ جھوٹ بولا ہی کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر بیان کرنے والا اس کا دوست ہو تو کہتا ہے اسے کیا ضرورت تھی کہ جھوٹ بولتا۔ لیکن اگر کوئی دوسرا ہو تو کہہ دیتا ہے۔ اجی کیا اعتبار ہے لوگ یونہی باتیں اُڑا دیا کرتے ہیں۔ پھر

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی بات جو اگر براہ راست کوئی آ کر اس سے بیان کرتا۔ تو وہ اسے ہرگز قبول نہ کرتا۔ لیکن اگر راوی اس کے دوست سے بیان کرے۔ اور دوست اس سے متاثر ہو کر اس سے بیان کرے۔ تو اسے فوراً درست مان لیتا ہے جس طرح لوہا آگ سے گرم ہوتا۔ اور ہم لوہے سے گرم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات

بالواسطہ بدظنی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر براہِ راست راوی اس کے پاس آتا۔ تو یہ اسے ٹھکرا دیتا۔ لیکن چونکہ دوست کا میلان ادھر تھا اور راوی کا میلان اپنے دوست سے ملتا تھا۔ اس لئے یہ بھی بالواسطہ بدظنی کا شکار ہو جاتا ہے۔ انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر یہی بات میرے متعلق یا میرے د . . . کے متعلق ہوتی تو میں اس کے متعلق کیا خیال کرتا۔ اس پر وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ کیفیت اس کے اندر محض میلان کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس وقت دل کی زمین مشابہ تھی۔ اس لئے یہ بدی دل کے اندر پیدا ہو گئی۔ یہی حال نیکی کا ہے۔ جہاد کے وقت بعض لوگ مصلّے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا میلان اس طرف ہوتا ہے۔ حالانکہ اس وقت

افضل عبادت

جہاد ہی ہے۔ ایک موقعہ جہاد پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج روزہ داروں سے بے روزہ بڑھ گئے اس کی وجہ یہی تھی کہ روزہ رکھنے والوں نے اپنے میلان کی وجہ سے روزہ رکھنے کو ہی افضل سمجھا۔ جس سے ان کی طاقتوں میں کمی آگئی۔ لیکن روزہ نہ رکھنے والے تازہ دم ہونے کی وجہ سے ان سے زیادہ شجاعت سے جنگ کر سکے۔ تو نیکی بدی اس معاملہ میں دونوں یکساں ہیں۔ انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ میرا میلان

قرآن کے مطابق

ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیکی نیکی نہیں اور جسے وہ بدی سمجھتا ہے وہ بدی نہیں۔ اصل گُر قرآن کریم نے یہی اھدنا الصراط المستقیم میں بتایا ہے۔ اور اسی پر ہر میلان پرکھا جا سکتا ہے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں . . . یہ ایسے دربار یک راہوں سے آنیوالی ٹھوکروں سے محفوظ رکھے۔ اور ایسی باتوں سے بچائے جو بسا اوقات ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ لیکن ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں۔ آمین۔

(الفضل ۱۲ جون ۱۹۵۸ء)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو تارک نماز ہے وہ تارک ایمان ہے

"جو شخص نماز کو چھوڑتا ہے وہ ایمان کو چھوڑتا ہے اس سے خدا کے ساتھ تعلقات میں فرق آ جاتا ہے۔ اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا شروع کیا ہے۔ تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے۔ ایک عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ دوسرا اس کی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے۔ اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔

نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ایک وقت جلد آ جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کیواسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے۔ وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں!"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ فتاوٰی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۱۸)

یومِ خلافت کی تقریب پر

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسے

حیدرآباد

نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق یوم خلافت منائے جانے کا دن ۲۷ مئی مقرر تھا۔ لیکن بعض ناگزیر حالات کی بنا پر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۴ء کو یہ بابرکت دن منایا۔

چنانچہ اس دن بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال میں مکرم مولوی احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب کمال کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب کی نظم کے بعد یہ عظیم الشان جلسہ کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر مکرم محمد شمس الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی زیر عنوان "برکات خلافت" ہوئی۔ انہوں نے خلافت کی تعریف کرنے کے بعد خلافت ثانیہ کے ذریعہ رونما ہونے والی برکات کا ذکر فرمایا۔ خاص طور پر شعبہ تعلیم و تربیت کے قیام اور اس کے بارے میں تفصیل بتائی۔

دوسری تقریر مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ حیدرآباد کی ہوئی۔ جس کا عنوان تھا "اسلام میں خلافت کا آغاز"۔ آپ نے بتایا کہ گو یہ عنوان تاریخ کے ساتھ تعلق رکھنے والا وسیع مضمون کا حامل ہے۔ پھر بھی اس کا تعلق خلافت کے ساتھ ہے۔ اور اس مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کا زوال اور تنزل خلافت کے ساتھ بغاوت کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جمہوری حکومتوں میں رعایا کی رائے اور ان کی خواہشات اور ضروریات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ لیکن الٰہی حکومتوں میں صرف خدا اور اس کے رسول کے احکام کو مدنظر رکھا جاتا ہے جس سے بعض دنیا پرست لوگوں میں ان حکومتوں کے خلاف تنفر کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی کا نظارہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں منافقین اور حکومتِ خلافت نے کیا تھا۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور نظام خلافت کو مضبوطی سے قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تیسری تقریر مکرم میر احمد صادق صاحب ایم۔ اے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد کی ہوئی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مندرجہ الوصیت پڑھ کر سنائے جس میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرتوں کا اظہار فرماتا ہے۔ ایک سلسلہ نبوت کے ذریعہ اور دوسری سلسلۂ خلافت کے ذریعہ۔ مقرر نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافت ہی قدرت ثانیہ کا مظہر ہے۔ اس کے بعد مقرر صاحب نے خلافت کی اہمیت کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض ایمان افروز تقریروں میں سے کچھ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

چوتھی تقریر مکرم جناب حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کی تھی۔ انہوں نے آیت استخلاف کی تلاوت کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت برکات اور فیوض پر تقریر فرمائی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر اور شدومد کے ساتھ اور تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ حدیث میں ایک روایت آتی ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جی چاہتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے کی وصیت کر دوں۔ لیکن پھر خیال آیا خدا تعالیٰ خود وقت آنے پر حضرت ابوبکرؓ کو ہی خلیفہ بنائے گا۔ اسی طرح ملتی جلتی ایک روایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق سے بھی آتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ میاں محمود کی خلافت کے متعلق وصیت کر دوں۔ لیکن پھر دل میں آیا کہ خدا تعالیٰ خود ہی انہیں خلیفہ بنائے گا۔ غرض خلیفوں کو بنانے کا کام صرف خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اس سے خلافت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد قابل مقرر نے آیت استخلاف کی مختلف شقوں پر نہایت وضاحت سے اور ٹھوس علمی رنگ میں روشنی ڈالی۔

پانچویں اور آخری تقریر خاکسار کی "ضرورت خلافت" پر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات کے ذریعہ خلافت کی ضرورت کی وضاحت کی۔ اور آخر میں جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اس دور میں جبکہ رحمان اور شیطان کے مابین جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اور مادیت اور روحانیت کے درمیان آخری معرکہ ہو رہا ہے۔ ہمارا احمدی کا فرض ہے کہ خلافت جو کہ ایک الٰہی اور روحانی نظام ہے کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر کرے۔

خاکسار

محمد عمر انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

بنگلور

انوار کی تعطیل سے استفادہ کرتے ہوئے ۲۴ مئی کو یوم خلافت کی بابرکت مجلس دار الفضل میں ۳ ½ بجے زیر صدارت مکرم و محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ منعقد ہوئی۔ تلاوت داؤد احمد صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم صبغۃ اللہ صاحب نے پڑھی۔ سیکرٹری صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے خلافت کی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ ضروری ہے کہ نہ صرف ہم خلافت سے وابستہ رہیں بلکہ نسلاً بعد نسلٍ یہ وصیت کرتے رہیں کہ ہماری اولادیں بھی خلافت سے وابستہ رہیں۔ پہلی تقریر بی۔ ایم شاہد احمد صاحب نے "اسلام میں خلافت کا آغاز" کے عنوان پر کی۔ جس میں (۱) خلافت کی ضرورت (۲) خلافت کی تعلیم (۳) خلافت کے قیام پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب کی تھی۔ فاضل مقرر نے بتایا مسئلہ خلافت کا آغاز حضرت آدمؑ سے شروع ہوا۔ نیز بتایا کہ انبیاء کی آمد کی غرض تخم ریزی ہوتی ہے اور نبی کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ خلفاء کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ احباب کو تقوے اختیار کرنے اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے فرمائی۔ جس میں باغیانِ خلافت کو برادرانِ یوسفؑ سے تشبیہ دیتے ہوئے اس تاریخی فتنہ کی تفصیل سنائی۔ جو خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت پیش آیا تھا۔ نیز فرمایا خلیفہ مومن کی ڈھال ہوتا ہے۔

چوتھی تقریر مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب نے "برکاتِ خلافت ثانیہ" کے عنوان پر کی جس میں حضور ایدہ اللہ کی رہنمائی اور کامیاب قیادت و تدبر کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کی تنظیم۔ دینی درسگاہ کی توسیع۔ کالجوں کا قیام تحریک جدید کے تحت دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام۔ قرآن مجید کے دنیا کی بڑی زبانوں میں تراجم۔ تفسیر کبیر کی بے نظیر تصنیف وغیرہ پر سیر حاصل بحث کی اور بتایا خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں چند آنے تھے اور انجمن کئی ہزار کی مقروض تھی۔ لیکن بفضل تعالیٰ اب مراکز احمدیت کا مجموعی بجٹ سالانہ نصف کروڑ کے قریب ہے۔

آج کے جلسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ مردانہ جلسہ کے معاً بعد خواتین کا بھی جلسہ مقرر تھا اور پردہ کی رعایت سے اس جلسہ کی کارروائی نہ خانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی جا رہی تھی۔ اور مکرم مولوی محمد الدین صاحب کی تقریر خصوصیت سے دونوں گروپ کے لئے مشترک تھی۔ فاضل مقرر نے آیت استخلاف سے استدلال فرماتے ہوئے حضرت آدمؑ سے خلافت کا آغاز بتایا۔ اور خلافت کی دو اقسام ایک ماموریت اور دوسری بذریعہ انتخاب لیکن دونوں اقسام کے خلفاء خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور عیسائیوں کی موجودہ طاقت اور تعدادی غلبہ کا زمانہ یوحیپ ہے۔ جو خلافت ہی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ نیز خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعودؑ کی قدرت ثانیہ کی پیشگوئی کے پہلے مظہر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ تھے کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ نبی کے کام کی تکمیل خلیفہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

خاکسار

مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری

دعوۃ و تبلیغ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے یوم خلافت کا جلسہ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۴ء بروز اتوار چار بجے دار التبلیغ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ وسیم النساء صاحبہ نے کی نظم مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے بحضور خلافت احمدیہ پڑھ کر سنائی۔ مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے رسالہ مصباح سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور ایک نظم عزیزہ صبیحہ بیگم نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ و عزیزی صفیہ بیگم عزیزی رضوانہ عزیزی فہمیدہ بیگم نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تیار کردہ مضامین پڑھے اور خاکسارہ نے اسلام میں خلافت کا نظام پر واضح تقریر کی۔ اور ناصرات کی دو لڑکیوں نے خوش الحانی سے ایک نظم درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے حضور کے لئے اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے دعا کی اور جلسہ دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسارہ

اختر بیگم سیکرٹری لجنہ بنگلور

مظفرپور

مظفرپور ۲۷ مئی بعد نماز مغرب احمدیہ مسلم مشن گولا روڈ میں ایک اجلاس "یوم خلافت" منانے کے لئے محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو عزیزم سید نور احمد صاحب نے کی بعدہٗ خاکسار کی منجھلی بچی راشدہ العزیز دامت العزیز سلمہا نے

کی درازی عمر اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ خاکسار عبد الحق فضلی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت

اخبار ممباسہ ٹائمز میں اسلام کے متعلق سلسلہ مضامین۔ معززین سے ملاقاتیں۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

حرمین شریفین میں ہماری اسلامی خدمات کا ذکر

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ)

کینیا میں بفضل خدا اس کے ساحل سے لے کر اندرون ملک کی آخری حد تک احمدیت کی اشاعت ترطیب اور اس کی محبت دین اسلام اور محبت رسول صلے اللہ علیہ السلام کے آثار موجود ہیں۔ مشرقی افریقہ کی مشہور بندرگاہ اور کینیا کے دروازہ ممباسہ میں بفضل خدا ہماری ایک خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے کینیا کی آخری حد جو اس ملک کو یوگنڈا سے جدا کرتی ہے۔ کسموں کے ترقی یافتہ شہر اور جھیل وکٹوریہ نیانزا کی مشہور بندرگاہ میں بھی اسی طرح ہماری مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے۔ اور ان دونوں مقامات کے درمیان ملک کے عین وسط میں کینیا کا عالمگیر شہرت کا حامل دار الحکومت نیروبی ہے۔ مشرقی افریقہ کے اس عروس البلاد میں بھی بفضل خدا ہماری شاندار سفید خلیند و بالا میناروں والی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ جہاں سے علاوہ دوسرے انگریزی اور لوکل زبانوں کے لٹریچر کے انگریزی و سواحیلی زبان میں دو اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان تینوں علاقوں یعنی حلقہ ممباسہ، حلقہ کسموں اور حلقہ نیروبی کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

احمدیہ دار التبلیغ ممباسہ

جنوری ۱۹۶۳ء کے پہلے ہفتہ میں

برادرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل بی۔ اے نے یوگنڈا سے آکر اس حلقہ کا چارج لیا۔ اور بفضل خدا بڑی محنت اور اخلاص سے آتے ہی تمام کاموں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی کو سر انجام دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے برادر موصوف کو جزا ئے خیر عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی کے ساتھ بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ میں نے عرصہ زیر رپورٹ میں دو دفعہ اس ساحلی علاقہ کا دورہ کیا۔ اور دونوں دفعہ صوفی صاحب محترم کی مساعی جمیلہ سے بہت متاثر ہوا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

پریس کے ذریعہ سے تبلیغ و اشاعت

سب سے بڑا اور قابل قدر کام جو صوفی صاحب نے آتے ہی کیا وہ لوکل پریس سے تعلقات کی استواری تھی۔ آپ نے ممباسہ کے واحد بااثر اخبار "ممباسہ ٹائمز" کے ارباب حل و عقد سے مل کر انہیں کہا کہ جس طرح وہ اپنے اخبار کے ہفتہ وار کالم عیسائیوں کے لئے وقف کرتے ہیں اسی طرح وہ جمعہ کے دن اپنے اخبار کی اشاعت میں ایک کالم مسلمانوں کو دیا کریں ابتداء میں اخبار والوں نے اس سے انکار کیا۔ لیکن صوفی صاحب نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھی۔ بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں انہیں کامیابی ہوئی اور اس وقت سے لے کر اب تک ہر جمعہ کے روز ممباسہ ٹائمز کے لئے ایک آرٹیکل اسلام کے مختلف عنوانات کے تحت محترم صوفی صاحب لکھتے ہیں اس سلسلہ مضامین کو ہر حلقہ میں بہت پسندیدگی اور خوشی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ خصوصاً مسلمانوں نے اس پر بہت خوشی و مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا ہے ناشکر گذاری ہو گی اگر اس سلسلہ میں ایک غیر از جماعت شریف النفس معزز دوست کا ذکر نہ کیا جائے۔ یہ ممباسہ کے سابق میئر ہیں جب اخبار والوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ مسلم کالم مسلمانوں کے صرف ایک فرقہ کے لئے مخصوص کیا جانا مشکل ہے تو محترم موصوف نے بڑی جرأت سے کہا کہ اس معاملہ میں احمدی سارے مسلمانوں کے نمائندہ ہوں گے۔ چنانچہ ان کے اس جرأت مندانہ اقدام پر اخبار والوں کو تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا اور سب سے پہلا محترم صوفی صاحب کا تحریر فرمودہ آرٹیکل جوان کے نام سے ممباسہ ٹائمز کی ۱۲ر فروری ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ اس کے نیچے یہ الفاظ لکھے گئے۔

THE FIRST ARTICLE IN A NEW WEEKLY FEATURE SPONSORED BY THE MUSLIM ASSOCIATION —

"MOMBASA"

مادہ زیر رپورٹ میں اس سلسلہ کے تحت سات مضامین مختلف عنوانوں کے تحت لکھے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اشاعت اسلام و تبلیغ سلسلہ کے مؤثر ذریعہ بنائے۔ آمین۔

شیوخ حرمین شریفین کے سامنے احمدیوں کی خدمات اسلامیہ کا ذکر

میرے جنوری کے دورہ ممباسہ کے دوران محترم شیخ شریف علوی صاحب نے ذکر کیا کہ وہ ۱۹۶۳ء کے آخر میں دوبارہ اسلامیہ کے دورہ پر گئے بعض مقامات پر تو وہ مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر چشم پر آب ہو گئے۔ شیخ شریف علوی صاحب نے بیان کیا ان کے افسوس اور گریہ کی انتہا نہیں رہتی۔ اس خیال سے کہ ایک طرف تو یہ لوگ ہیں جو ہر قسم کے مشرکانہ عقائد و خیالات اور مشرکانہ افعال و اعمال کے باوجود مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف احمدی ہیں جو دن رات اسلام کی خاطر قربانیوں میں مصروف نماز و روزہ کے پابند خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان اور ان کی عزت کی خاطر سچی غیرت رکھنے والے اور دین کی خاطر اپنے نفس و مال کو خرچ کرنے والے ہیں، وہ باوجود ان قابل قدر خدمات کے کافر و دائرہ اسلام سے خارج کیے جاتے ہیں اس جذبہ سے متاثر ہو کر جب شیخ علوی صاحب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ گئے۔ تو انہوں نے مرکز توحید مکہ معظمہ اور گہوارۂ اسلام مدینہ منورہ کے شیوخ کے سامنے یہ کہا۔

"آپ لوگ بے شک خدام حرمین ہونے کے باعث لائق صد عزت ہیں لیکن جہاں تک دین اسلام کی خاطر عملی جدوجہد کا تعلق ہے آپ لوگ احمدیوں کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے۔ انہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے ہزاروں روپے خرچ کر کے قرآن کریم کے افریقن زبانوں میں تراجم اور لوکل زبانوں میں نہایت قیمتی اسلامی لٹریچر شائع کیا ہے ان کے مبلغین بڑی بڑی افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں میں مصروف تبلیغ ہیں۔ اسے علمائے حرمین! اگر آپ نے تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے عملی نظارے دیکھنے ہوں تو میرے ساتھ مشرقی افریقہ آئیں تا انہیں یہ نظارے آنکھوں سے دکھا دوں۔"

پھر شیخ علوی نے مجھ سے کہا کہ میں نے تمہارا نام لے کر ان شیوخ کے پاس بیان کیا کہ نور الحق انور سے میں خود نیروبی اس کے ہیڈ کوارٹرز میں ملا ہوں اس نے مجھے سارا لٹریچر دکھایا جو احمدیوں نے افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے شائع کیا ہے۔ قرآن کریم کے انگریزی جرمن ڈچ اور سواحیلی زبانوں میں تراجم دکھائے اور میں اس بڑے کارخانہ کو جو اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کے ساز و سامان اور مشین سے لیس رکھتا ہے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ پھر شیخ علوی صاحب جو علمائے حرمین کے سامنے بھی شیخ محمود شلتوت مرحوم کے خیالات احمدیوں کے متعلق بیان کئے۔ شیخ علوی کہتے ہیں کہ گو بعض علماء میں بحیثیت سے لیکن اکثر نے احمدیوں کے جذبۂ اسلامی اور دین کی خاطر شوق قربانی کو سراہا اور احمدیوں اور ان کے امام کے حق میں دعائے خیر کی۔

بیعت خلافت

عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بیعت خلافت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا لیکن بعد میں اپنی ملازمت کے دوران اکثر مرکز سلسلہ اور قادیان سے باہر رہنا وغیرہ عوارض سے جس کے باعث ابھی تک بیعت خلافت سے مشرف نہ ہوئے تھے۔ آپ اب ممباسہ میں اپنے صاحبزادہ کے پاس مقیم تھے آپ کو زیادہ غور و فکر کا موقعہ ملا اور آپ کے اپنے بیان کے مطابق چونکہ

"جماعت احمدیہ جو خلافت سے وابستہ ہے وہی خدمت اسلام کا کام دنیا میں کر رہی ہے"

اس لئے وہ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

انفرادی تبلیغ

صوفی محمد اسحٰق صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

یہ بزرگ زیر رپورٹ میں پولیس کے قریب افسر اور کونسل کو انہیں تبلیغ کے لئے لٹریچر دیا۔ ان میں ہر مذہب و ملت اور ہر قوم و نسل کے لوگ تھے۔ افریقن عرب۔ عیسائی مسلمان سکھ اور ہندو۔ ان میں سے بعض مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور دیر تک ان سے مذہبی تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ تین عرب مسجد میں آئے۔ نماز عشاء ہمارے ساتھ ادا کی پھر ان کے ساتھ بڑی کھل کر بحث ہوتی۔ اس گفتگو میں ہمارے مخلص احمدی عرب نوجوان عزیز حسین صالح نے بھی نمایاں حصہ لیا۔ ایک دوسرا عرب نوجوان جو زیر تبلیغ رہا وہ رمضان کے مہینہ میں نماز تراویح اور نماز جمعہ کے لئے احمدیہ مسجد میں ہی آتا رہا عرب ثانوی سکول کے طلبہ بھی مسجد میں آئے اور تبلیغ کے ساتھ لٹریچر لے گئے۔ ایک سکول کے پرنسپل کو جا کر ملا اور اس سے مسلم طلبہ کو خطاب کے لئے وقت دینے کو کہا۔ اسی طرح جیلوں کے انچارج سے مل کر اس سے قیدیوں کو ملنے اور انہیں تبلیغ کے لئے وقت لینے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے گورنمنٹ آفیسروں کو ملنے اور تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ان میں سے ایک ریجنل آفیسر اور وکا مبا مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری دو مسلم شیوخ اور مسلم ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ سے بھی تفصیلی تبلیغی گفتگو ہوئی۔ کینیا براڈ کاسٹنگ سٹیشن کے ڈائریکٹر کو بھی تبلیغ کا موقع ملا۔

اشاعتِ لٹریچر

اس سلسلہ میں انفرادی طور پر تبلیغ احباب کو لٹریچر دینے کے علاوہ صوفی صاحب نے ممباسہ کی بہ بہ بیرلیوں، سکولوں اور ہسپتال سنٹرز میں لٹریچر رکھوایا۔ پندرہ روزہ اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز اور سواحیلی اخبار باقاعدہ شہر کے مختلف حصوں اور محلّات میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ بک سٹالوں اور اخبار فروشوں کے ذریعہ بھی اشاعت و فروخت لٹریچر کی کوشش کی۔ کوسٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل کے ذریعہ اس کے سٹاف اور طلبہ کے لئے لٹریچر دیا۔ اسی طرح ایک پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کو سکول کے لئے کتب دیں۔

ممباسہ کی سب سے بڑی پبلک لائبریری کے ریڈنگ روم اور آغا خاں لائبریری کے ریڈنگ روم میں اخبارات رکھوائے قیدیوں کے واسطے اخبارات اور دوسرا لٹریچر جیل کے آفیسر انچارج کے ذریعہ بھجوایا۔ اسی طرح مسلم انسٹی ٹیوٹ میں جب کہ محترم صوفی صاحب نے طلبہ اور اساتذہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ممباسہ ٹائمز کے سرکولیشن منیجر ایک لوکل پریس کے مالک اور ڈپٹی کے ایک مسلمان کو بھی خاص طور سے ان کی خواہش پر سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔

تعلیم و تربیت

محترم صوفی صاحب نے اپنے حلقہ کا چارج لیتے ہی جماعت کے بچوں کی ایک دینی کلاس شروع کر دی۔ تعطیلات میں اس کلاس کے لئے دن بڑھا دیئے گئے صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد حدیث اور کتب سلسلہ کا درس شروع کیا۔ احباب جماعت کو ان کی نمازوں میں باقاعدگی اور سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ اسی طرح ان کو مالی قربانی اور چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ایک نو احمدی افریقن کو محترم صوفی صاحب قرآن شریف پڑھاتے رہے۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیموں کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسوں میں یسرنا القرآن۔ قرآن کریم اور بسملہ کے اسباق۔ دینیات کی نظمیں اور اردو لکھائی پڑھائی کا سلسلہ رکھا گیا۔ اسی طرح مستورات کو تحریک کر کے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم باقاعدہ کی گئی اسی طرح لجنہ کے اجلاس اور درس بھی اب باقاعدہ ہوتے ہیں۔ مرکزی اخبارات و رسائل کے متعلق جماعت میں تحریک کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ احباب اور لجنہ انہیں منگوایا کریں۔ تحریک جدید کے چندہ کے لئے بھی خاص تحریک کی گئی۔ خطبات جمعہ و عیدین میں بھی احباب جماعت کو تبلیغی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

یوم مصلح موعود و جلسۂ خلافت

اس سال ۱۴ مارچ کا دن ہمارے لئے خاص خوشی و مسرت کا پیغام لایا۔ جبکہ ہمارے پیارے آقا سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مسند آرائے خلافت ہوئے پورے پچاس سال پورے ہوئے اس موقعہ پر کینیا کی احمدی جماعتوں نے خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے جذبات کا اظہار جلسوں اور دعاؤں کے ذریعہ کیا ممباسہ میں اس تقریب کے منائے جانے کے متعلق محترم صوفی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"الحمد للہ ممباسہ میں جلسۂ خلافت بڑا ہی مبارک اور پُر رونق رہا۔ عورتوں، مردوں اور بچوں نے پورے جوش و خروش سے اس میں حصہ لیا۔ مستورات نے بہایت پردہ شمولیت اختیار کی۔ بعض غیر احمدی مستورات اور ایک افریقن بہن بھی شامل جلسہ ہوئی۔

اس جلسہ کے لئے خاکسار نے پہلے جماعت کی ایک خاص میٹنگ بلائی۔ اور اس میں خلافت اور بالخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت خلافت کے متعلق تقریر کی۔ ایک خطبہ جمعہ بھی خاص طور پر اس امر کے لئے پڑھا۔ ممباسہ ٹائمز کے ایڈیٹر سے انٹرویو کر کے اسے اس خبر کے لئے مواد دیا۔ یہ خبر ممباسہ ٹائمز میں جلسہ کے انعقاد اور وقت کی خبر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس موقعہ پر احباب نے حضور کے لئے خاص اجتماعی دعا کا بھی پروگرام بنایا۔

یہ جلسہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۴ء اتوار کے روز صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک مسجد احمدیہ میں اپنی پوری شان سے ہوا۔ اس میں بعض بچوں نے بھی اردو اور انگریزی میں تقریریں کیں۔ جن کو احباب جماعت نے بہت پسند کیا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے کی۔ ایک تقریر سواحیلی زبان میں اور چار انگریزی میں کی گئیں۔ حضرت المصلح الموعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا انگریزی میں ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس طرح بفضلِ خدا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔"

متفرق مساعی

ایام زیر رپورٹ میں دو دفعہ خاکسار ممباسہ کے دورہ پر گیا۔ پہلے جنوری کے شروع میں ایک ہفتہ کے قریب وہاں قیام کیا۔ اور صوفی صاحب کا تعارف مختلف حلقوں سے کروایا۔ ممباسہ سے قریب ہی ایک گاؤں میں صوفی صاحب کے ساتھ دو دفعہ گیا۔ اور یہاں سکول کے قیام کا جائزہ لیا۔ مقامی چیف اور اس کے دوسرے مسلمان رفقاء سے ملاقات کی۔ انہیں تبلیغ کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ چیف بڑی اچھی طرح پیش آیا۔ اور قیام سکول میں ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔

اسی دورہ میں شیخ شریف علوی سے جو تہذیب الاسلام سکول کے ڈائریکٹر اور بارسوخ مقامی عالم ہیں بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ احباب ان کے نام سے واقف ہیں کیونکہ گذشتہ سال انہوں نے مصر سے واپس آکر اپنی اس ملاقات کے متعلق پریس کو ایک حقیقت افروز بیان دیا تھا جو ان کی مصر میں ازہر کے ریکٹر علامہ شیخ محمود شلتوت مرحوم سے ہوئی تھی۔ جس میں شیخ الازہر نے واشگاف الفاظ میں احمدیوں کی خدمات اسلامیہ اور جذبہ اشاعت اسلام کا ذکر کیا تھا۔ شیخ شریف علوی نیروبی آکر مجھے ملے۔ اور جب میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ یہ بیان پریس کو دینے کے لئے تیار ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ سچائی اور حقیقت کے اظہار کے لئے بغیر کسی خوف کے ایسا کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ ان کا یہ بیان ٹائمز میں شائع ہوا۔ اور جہاں بعض تنگ نظر لوگوں نے اس پر تنگ دلی کا اظہار کیا وہاں اکثر لوگوں نے اس بیان کی تعریف کی۔ اور احمدیوں کے جذبہ خدمت دین و تڑپ اشاعتِ اسلام کو سراہا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے مخلص دوست محترم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر دھاروار میسور سٹیٹ پیٹ کی کسی بیماری کی وجہ سے داخل ہسپتال ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اپریشن ہوگا۔ مخلصین جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ اپنے مخلص بھائی کے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ سائل نے امسال بی۔ اے (A-B) کے بقایا دو پرچہ جات (انگریزی اور پولیٹیکل سائنس) کا امتحان دیا ہے۔ مؤدبانہ گزارش ہے کہ سائل کی نمایاں کامیابی کی خاطر دعا کرتے رہیں۔ نیز سائل کی دینی اور دنیاوی فلاح و بہبود اور تندرستی کے واسطے بھی خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں فرمائیں۔ خاکسار نیاز مند ماسٹر محمد یوسف خان C. S. F (احمدی)

۳۔ ہمارے امتحانات ۲ اپریل سے شروع ہو رہے ہیں۔ سب بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت درخواستِ دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور مخلص خدام سلسلہ بنائے۔ والسلام

خاکسار لال خان چوہان ۳۲ عمر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

۴۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۴ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نو مولود مولوی زر محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی مرحوم مغفور کا نواسہ ہے اور سلیمان خان [illegible] کا پوتا ہے۔ درویشانِ قادیان بزرگان احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نو مولود کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا سچا خادم بنائے۔

خاکسار محمد ظہور حسین بی پور ضلع سمبلپور اڑیسہ

نہرو جی کی زندگی کے اہم واقعات

۱۸۸۹ء (۱۴ نومبر) الہ آباد میں پیدا ہوئے
۱۹۰۵ء (مئی) تعلیم کے لئے انگلینڈ گئے
۱۹۱۲ء - بیرسٹری کا امتحان پاس کیا - الہ آباد میں وکالت شروع کی۔ بانکی پور کانگرس میں ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔
۱۹۱۳ء - اتر پردیش کانگرس میں شامل ہوئے
۱۹۱۵ء - الہ آباد میں اخباروں پر پابندی کے قانون کے خلاف پہلی تقریر کی۔
۱۹۱۶ء - شریمتی کملا کول سے شادی۔ لکھنؤ کانگرس میں گاندھی جی سے ملاقات۔
۱۹۱۷ء - ہوم رول تحریک میں شرکت۔
۱۹۱۷ء (۱۹ نومبر) اندرا جی کی پیدائش
۱۹۱۸ء - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر بنے
۱۹۲۱ء (۶ دسمبر) پرنس آف ویلز کی آمد کے موقعہ پر ہڑتال کرانے پر گرفتار ہوئے
۱۹۲۲ء (۳ مارچ) رہائی - اپریل میں غیر ملکی کپڑے کا بائیکاٹ کرنے کے لئے دوبارہ گرفتار ہوئے۔
۱۹۲۳ء - (۳۱ جون) رہائی -
(۲۲ ستمبر) نابھہ میں گرفتاری
(۴ اکتوبر) رہائی
کوکناڈا کانگرس میں کانگرس کے جنرل سکریٹری (۲۴-۱۹۲۳ء اور ۲۵-۱۹۲۴ء میں اور ۱۹۲۷ - ۱۹۲۹ء میں بھی)
۱۹۲۶ء کملا جی کو علاج کے لئے سوئٹزرلینڈ لے گئے - یوروپ اور روس کا سفر کیا۔
۱۹۲۷ء برسیلز، بلجیم میں غلام قوموں کی کانگرس میں ہند کی طرف سے شرکت کی۔
۱۹۲۸ء (۲۹ نومبر) لکھنؤ میں سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے دوران پولیس کی لاٹھیوں سے زخمی ہوئے۔
۱۹۲۹ء - لاہور کانگرس کے صدر۔ مکمل آزادی کا نصب العین۔ "باپ کے خط بیٹی کے نام" کتاب کی تصنیف
۱۹۳۰ء (۱۴ اپریل) نمک ستیہ گرہ - چھ مہینے کی قید۔ گیارہ اکتوبر کو رہائی
(۱۹ اکتوبر) کسان کانفرنس میں حصہ لینے پر دو مہینے کی قید۔
۱۹۳۱ء (۲۶ جنوری) رہائی۔
(۶ فروری) والد پنڈت موتی لال نہرو کا انتقال۔
(۲۶ دسمبر) الہ آباد سے باہر نہ جانے کے حکم کی خلاف ورزی پر دو سال کی سزا۔
۱۹۳۳ء (۳۰ اگست) رہائی
۱۹۳۴ء (۱۲ فروری) کلکتہ میں تقریروں کی وجہ سے دو سال کی قید۔
۱۱ اگست - کملا نہرو کی بیماری کی وجہ سے رہا ہوئے۔ دس دن بعد حکومت کے خلاف تقریروں کے لئے پھر گرفتار کر لئے گئے۔ تصنیف "تاریخ عالم کی جھلکیاں" کی اشاعت۔ المورہ جیل میں خود نوشت سوانح حیات کی تکمیل

۱۹۳۵ء

۴ ستمبر - کملا جی کی بیماری کی وجہ سے رہا کئے گئے۔ ان کو یوروپ لے گئے
۱۹۳۶ء کملا جی کی انتقال
(۲۸ فروری)
۲۳ اپریل - لکھنؤ کانگرس کے صدر، کانگریس کی انتخابی مہم میں حصہ لیا۔
۲۶ دسمبر - فیض پور کانگریس کے صدر
۱۹۳۸ء والدہ شریمتی سروپ رانی کا انتقال
نیشنل پلاننگ کمیشن کے صدر، اسپین کی خانہ جنگی کے وقت وہاں کا سفر کیا۔
۱۹۳۹ء چین کا سفر
۱۹۴۰ء پونا کانفرنس، انفرادی ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔
۳۱ اکتوبر - چار سال قید
۱۹۴۱ء رہائی۔
۱۹۴۲ء - چیانگ کائی شیک سے بات چیت، کرپس مشن سے بات چیت، بھارت چھوڑو قرارداد پیش کی۔ گرفتاری۔
۱۹۴۵ء شملہ کانفرنس میں شرکت، آزاد ہند فوج کے افسروں اور فوجیوں کی پیروی کا انتظام کیا۔
۱۹۴۶ء ڈسکوری آف انڈیا کی اشاعت
(مارچ) جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ
(مئی) - چوتھی بار کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔
۱۷ اگست عبوری حکومت بنانے کے لئے وائسرائے کی دعوت قبول کی۔
دسمبر کیبنٹ مشن پلان کی بعض باتوں کی وضاحت کے لئے حکومت برطانیہ سے بات کرنے لندن گئے۔
۱۹۴۷ء دہلی میں ایشیائی کانفرنس کا (۲۴ مارچ) افتتاح کیا۔
(۱۵ اگست) آزاد ہندوستان کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔
۲۱ اگست - فساد زدہ پنجاب کا دورہ کیا۔
۱۹۴۸ء دستور ساز اسمبلی میں ناوابستگی (۱۷ فروری) کی پالیسی پیش کی۔

۱۳ اپریل ہیرا کڈ بندھ کا سنگ بنیاد رکھا۔
۱۴ اکتوبر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت۔ دولت مشترکہ میں ممبر کی حیثیت سے بھارت کا داخلہ
۳ نومبر پیرس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر۔
۱۹۴۹ء انڈونیشیا میں ڈچ حملے کے خلاف ۱۹ ایشیائی ملکوں کی کانفرنس کا افتتاح۔
۲۲ دسمبر پاکستان سے ایک نا جنگ معاہدہ کرنے کی تجویز
۷ اکتوبر امریکہ کا سرکاری دورہ امریکی کانگرس اور انجمن اقوام متحدہ میں تقریر
۲۴ اکتوبر کناڈا کا دورہ - وہاں کی پارلیمنٹ میں تقریر
۱۹۵۰ء سپریم کورٹ کا افتتاح کیا۔
مارچ منصوبہ بندی کمیشن کی تشکیل اور اس کے صدر بنے۔
نہرو لیاقت سمجھوتہ،
۲۶ اپریل حکومت پاکستان کی دعوت پر کراچی گئے۔
۱۹۵۱ء قاہرہ، جنیوا، لندن اور پیرس کا سفر کیا۔
۱۱ جون نیپال کا سرکاری دورہ کیا۔
۱۸ اکتوبر دہلی میں ۵۷ کانگرس اجلاس کی صدارت کی۔
۱۹۵۲ء بھارت سیریا معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔
۱۹۵۳ء حیدرآباد میں کانگرس اجلاس ۱۵ جنوری کی صدارت کی۔
۲۸ مئی ملکہ الزبتھ دوم کی تاجپوشی میں شرکت کے لئے لندن گئے۔
۲۵ جولائی حکومت پاکستان کی دعوت پر کراچی گئے۔
۱۹۵۴ء سیلون کے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا
۱۵ جنوری ان سے ملنے آئے۔
۲۷ اپریل سیلون کا ایک ہفتہ کا دورہ کیا
۲۵ جون - چین کے وزیر اعظم ملنے آئے۔ پنچ شیل سے متعلق مشترکہ بیان پر دستخط
اکتوبر چین کا دورہ کیا۔
۱۹۵۵ء دولت مشترکہ کانفرنس میں گئے جنوری ملکہ الزبتھ سے ملاقات کی۔
۱۳ اپریل مصر کے وزیر اعظم ناصر سے ملے
۱۵ اپریل بانڈونگ میں افریشیائی کانفرنس میں گئے
۱۳ مئی پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی

اور صدر اسکندر مرزا سے بات کی۔
۵ جون - وزیر اعظم ناصر سے ملے
۱۵ جولائی بھارت رتن کا اعزاز ملا -
۱۹ جولائی صدر سوئیکارنو سے ملے
۱۲ ستمبر - لاؤس کے شہزادہ اور وزیر اعظم کے ساتھ لاؤس پر جنیوا سمجھوتے کے بارے میں مشترکہ بیان پر دستخط۔
۱۸ نومبر روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور مسٹر خروشچیف کا بھارت میں خیر مقدم کیا۔
۱۹۵۶ء برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے مارچ وزرائے خارجہ اور روس کے فرسٹ ڈپٹی وزیر اعظم سے ملے
۲۸ اپریل بمبئی میں اٹامک ری ایکٹر قائم کرنے کے لئے کینیڈا سے سمجھوتے پر دستخط کئے۔
۲۷ جون دولت مشترکہ کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن گئے
۱۲ نومبر نئی دہلی میں مصر کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے کولمبو ملکوں کے وزرائے اعظموں کی کانفرنس میں حصہ لیا۔
۳۰ نومبر نئی دہلی میں چو این لائی سے سرحدی تنازعہ پر بات چیت کی۔
دسمبر امریکہ، کناڈا اور یوروپ کا سفر کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کی۔
دہلی میں چو این لائی سے بات چیت کی۔
۱۹۵۷ء ٹرامبے میں ایشیا کے پہلے ایٹمی ۲۰ جنوری ری ایکٹر کا افتتاح کیا۔
۱۷ اپریل شری نہرو کی قیادت میں نئی مرکزی کابینہ نے حلف اٹھایا۔
۲۶ جون دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں حصہ لیا۔
۱۹۵۸ء چیکوسلواکیہ کے وزیر اعظم سے ۳ جنوری سلسلۂ بات چیت
۸ جنوری صدر سوئیکارنو سے بات چیت۔
۸ جنوری برطانیہ کے وزیر اعظم سے بات چیت۔
۲۹ " وزیر اعظم کے عہدہ سے ہٹنے کی خواہش ظاہر کی لیکن پارٹی کے ممبروں کی متفقہ درخواست پر یہ خیال ترک کر دیا۔
۱۹۵۹ء بھارت اور پاکستان کے تعلقات کے بارے میں پاکستان کے صدر ایوب خان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا۔ برما کے وزیر اعظم کے ساتھ بات چیت کی۔

ستمبر۔ افغانستان کا دورہ کیا
۱۹۶۰ء مئی۔ نئی دہلی میں مسٹر چو این لائی کے ساتھ ملاقات کی۔
" دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شرکت کی اور پیرس، مصر، ترکی اور لبنان کا دورہ کیا۔
۱۹ر ستمبر۔ پاکستان کے ساتھ دریائے سندھ کے پانی سے متعلق معاہدے پر دستخط کئے۔
ستمبر بھارتی وفد کے قائد کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی چوٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔ پیرس کا دورہ کیا۔
مصر، ترکی، لبنان، سیریا اور مغربی پاکستان کا دورہ کیا۔
صدر ایوب سے بات چیت کی۔
۱۹۶۱ء ۱۹ر جنوری بمبئی میں کینیڈا اور بھارت کے نیوکلیر ری ایکٹر کا سرکاری طور پر افتتاح کیا۔
مارچ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کی۔
ستمبر بلگریڈ میں ناوابستہ ملکوں کی چوٹی کی میٹنگ میں شرکت کی۔
دسمبر پنجاب میں بھاکرہ کے بجلی گھر کا افتتاح کیا۔
" ملایا کے حکمران اعلیٰ سے ملاقات کی۔
" یونان کے صدر سے ملاقات کی
۱۹۶۲ء آسام میں نون متی کے تیل صاف کرنے کے کارخانے کا افتتاح کیا۔
۳ر جنوری بھارتی سائنس کانگرس کے ۴۹ ویں اجلاس کا افتتاح کیا
۱۱ر " " کے وزیر اعظم او نو سے ملاقات کی۔
" " کامن ویلتھ ایجوکیشن کانفرنس کا افتتاح کیا۔
۲۷ر " بھارت میں بنائے گئے اولین نشان پیرٹول گاڑی کا افتتاح کیا۔
ڈنمارک کے صدر سے ملاقات کی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر عامر سے ملاقات کی
۱۷ر اپریل تیسرے انتخابات کے بعد نئی کابینہ نے حلف اٹھایا۔
۲ر جون۔ قومی یک جہتی کی کونسل کی میٹنگ کی صدارت کی۔
ستمبر دولت مشترکہ کانفرنس کے بعد پیرس اور ناسرہ کا دورہ کیا۔
۲۲ر اکتوبر چینی جارحیت کا متحدہ طور پر مقابلہ کرنے کے لئے قوم سے اپیل کی۔
۲۷ر اکتوبر چینی وزیر اعظم کو لکھا کہ وہ ۸ر ستمبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر والی حالت کو برقرار رکھے
۲۷ر اکتوبر چینی جارحیت کے بارے میں سربراہوں کو بیانات بھیجے۔
۲۷ر " ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن کا خیر مقدم کیا۔
۳۱ر " قبرص کے صدر کا خیر مقدم کیا
یکم نومبر عارضی طور پر محکمہ دفاع کا چارج سنبھالا۔
۳۰ر " صدر ایوب خاں کے ساتھ مشترکہ بیان جاری کیا۔
۱۹۶۳ء سیلون کی وزیر اعظم شریمتی
۱۰ر جنوری بھنڈار نائک، متحدہ عرب جمہوریہ کے علی صبری اور گھانا کے مسٹر عطا کے ساتھ بھارت اور چین کے جھگڑے کے بارے میں کولمبو تجاویز پر بات چیت کی۔
۲۳ر جنوری لوک سبھا میں کولمبو تجاویز کی منظوری کے لئے قرارداد پیش کی۔
۲۶ر " پہلی والنٹیر فورس کا افتتاح کیا۔
۱۵ر " لبنان کے وزیر اعظم مسٹر خورشید کرامی کا خیر مقدم کیا۔
کمبوڈیا کے شہزادے سہانوک
۲۸ر جنوری کا خیر مقدم کیا۔
اکتوبر اقوام متحدہ نے ۱۹۶۵ء کو تعاون کا سال منانے کے متعلق نہرو کی تجویز منظور کی۔
نومبر۔ دہلی میں لاؤس کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔
" افریقی ممالک میں سفیروں کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔
دسمبر اردن کے شاہ حسین نے نہرو سے ملاقات کی۔
۱۹۶۴ء اڑیسہ کے ٹیکر پاڑہ کے ڈیم
جنوری پراجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔
" کانگرس کے بھوبنیشور اجلاس کے دوران بیمار ہوئے۔
فروری برما کی انقلابی کونسل کے صدر نے نہرو سے ملاقات کی۔
" سنگاپور کے وزیر اعظم لی کوآن یو نے مسٹر نہرو سے ملاقات کی۔
کوسی اور گنڈک پراجیکٹوں کے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم
مئی کے موقعہ پر نیپال کے مہاراجہ مہندر سے ملاقات کی۔
" سوڈان کے صدر و وزیر اعظم عبود سے ملاقات کی
۲۷ر مئی ۱۹۶۴ء آرام سے ۔۔۔ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئے
[illegible]

پروگرام دورہ

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ دہلی و بہار

۶/۶۴ ۱۱ ــ تا ــ ۷/۶۴ ۳۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی و بہار کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۱/۶/۶۴ تا ۳۱/۷/۶۴ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۱-۶-۶۴
امینٹھ	۱۳-۶-۶۴	۲	۱۵
آنجولی	۱۶	۱	۱۷
صلاح نگر	۱۸	۲	۲۰
بجے پور مع کشن گڑھ	۲۱	۲	۲۳
علی پور کھیڑہ	۲۴	۱	۲۵
ننگل گھنو	۲۵	۲	۲۷
ساندھن	۲۸	۲	۳۰
چیر گاؤں	۱-۷-۶۴	۱	۲-۷-۶۴
راٹھ سکرا	۲	۳	۵
کانپور	۵	۳	۸
بنارس	۹	۱	۱۰
مظفر پور	۱۱	۲	۱۳
مونگھیر	۱۳	۲	۱۵
اوریں	۱۵	۱	۱۶
چک مسکن	۱۶	۱	۱۷
تھانیور ملکی مع جلاری	۱۷	۴	۲۱
بھاگل پور مع برہ پورہ	۲۱	۳	۲۴
رانچی	۲۵	۱	۲۶
موسیٰ بنی مائینز	۲۶	۲	۲۸
جمشید پور	۲۸	۲	۳۰
کلکتہ	۳۱	-	-

(بقیہ صفحہ ۱۲)

مظفر پور

۲۷ر مئی ۸ بجے رات جناب پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے سانحہ ارتحال پر جماعت احمدیہ کے ایک خصوصی اجلاس میں جو احمدیہ مسلم مشن مظفر پور میں منعقد ہوا۔ سخت رنج اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ موصوف نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے سیاست کے ایک ۔۔۔ ستارہ تھے۔ آپ کی وفات سے ملک کو ایک عظیم نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی تلافی فرمائے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ مظفر پور بہار اس موقعہ پر آپ کی ہمشیرہ شریمتی اندرا گاندھی صدر ریاست و وزیر اعلیٰ بہار کی خدمت میں قلبی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ نقول بخدمت:۔

۱۔ محترم ڈاکٹر رادھا کرشنن صاحب صدر ریاست دہلی
۲۔ محترمہ مسز اندرا گاندھی صاحبہ دہلی
۳۔ محترم جناب کے۔ بی سہائے صاحب وزیر اعلیٰ بہار پٹنہ
۴۔ ایڈیٹر دی انڈین نیشن پٹنہ
The Indian Nation Patna
۵۔ محترم جناب ایڈیٹر صاحب بدر قادیان دارالامان

(ترجمہ انگریزی) خاکسار

عبدالحی مفتی انچارج احمدیہ مسلم مشن مظفر پور۔

زکوٰۃ کی اہمیت اور احباب جماعت کا فرض

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں قریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی دیا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسی طرح قابل مؤاخذہ ہے۔ جیسا کہ ایک تارکِ نماز۔ کیونکہ زکوٰۃ اسلام کا ایک لازمی اور ضروری رکن ہے۔ اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ظاہر ہے۔ کہ جو مسلمان صاحبِ نصاب ہوتے ہوئے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ ایک مجرم کی حیثیت میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک سخت عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرکے اسے پاک کر لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ یہ امر بھی مستحضر رکھنا چاہیئے۔ کہ سلسلہ کی طرف سے مقررکردہ کوئی لازمی یا طوعی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے۔ جو باوجود دیگر مختلف چندوں کے ادا کر دینے کے بعد۔ پھر واجب رہتا ہے۔ زکوٰۃ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی امر مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر قسم کی فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔“

ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے آمدِ زکوٰۃ کی پوزیشن دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے متعدد احباب اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت اور بےتوجہی سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ احباب جماعت اگر صحیح طور پر محاسبہ کریں تو اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہو جانے کے باوجود نہیں دی جاتی۔ اسی طرح کئی تجارتیں اور کارخانے ہیں جن کی ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے لیکن بےپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے طور پر فکر سے اس فرض کی ادائیگی کے لئے محاسبہ کریں۔ اور ایسے تمام افراد جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم فرض کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں۔

مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کے امراء کرام صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال اور دیگر عہدیداران ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق خود بھی اعلےٰ نمونہ پیش کریں گے اور اپنے اپنے حلقہ کے دیگر تمام احباب پر زکوٰۃ کی اہمیت کو پورے طور پر واضح کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ زکوٰۃ کی جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوائی جائیں۔ اور اسم وار تفصیل سے نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان امورِ عامہ کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ اُن کی طرف سے امور عامہ سے متعلق رپورٹ ہائے کارگذاری ماہانہ بہت کم موصول ہو رہی ہیں۔ حالانکہ موجودہ ملکی حالات کے پیشِ نظر علاقہ کے ماحول اور جماعتی تبلیغی حالات سے مرکز کو باخبر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

اسی طرح رشتہ ناطہ کی مشکلات اور قابلِ شادی اناث و ذکور کے کوائف بھی مرکز میں بھجوائے جانے چاہئیں۔ کیونکہ مرکز کو علم ہونا چاہیئے کہ کس علاقہ میں کتنے لڑکے اور لڑکیاں ناکتخدا ہیں۔

یہ ہر دو نہایت اہم امور ذمہ دار احباب کے عملی تعاون کے بغیر سرانجام دیئے جانے ممکن نہیں۔ اس لئے احباب مہربانی فرما کر اپنی ذمہ داریوں کے احساس کا عملی ثبوت دیں۔ اور مرکز کے ساتھ تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ مالی سال کے ابتداء میں ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ احمدیت کی اغراض کو پورا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس مقدس اجتماع کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ایک چندہ خاص جاری ہے۔ جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اس چندہ کی شرح ہر احمدی دوست کی سالانہ آمد کا $\frac{1}{12}$ حصہ ہے یا ایک ماہ کی اوسط آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بطور لازمی چندہ مقرر ہے۔ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی التواء میں ڈالتے رہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلسہ سے قبل یہ چندہ وصول نہیں ہوتا۔ اور پھر مالی سال کے آخر تک پوری ادائیگی نہ ہونے کے باعث جماعتوں کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح سے مرکز زیر بار ہو کر جلسہ سالانہ کے مقدس انتظامات میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کرام شروع مالی سال سے ہی کوشش کریں کہ اس چندہ کی پوری وصولی جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع سے قبل ہو سکے۔ اس لازمی چندہ کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

”پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔“

اگر احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق شروع مالی سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ تو اس سے بروقت اور اکٹھی اجناس وغیرہ خریدی جا سکتی ہیں۔ اور اس طریق سے اخراجات میں کفایت اور انتظام میں سہولت ہو سکتی ہے۔

امید ہے کہ تمام دوست اس کار خیر میں ابھی سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور رہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم بشیر احمد خاں نے عنقریب ہائر سیکنڈری کا امتحان دیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں اس کی نمایاں کامیابی درجہ اول میں آنے کے لئے بدرگاہِ الٰہی دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار غلام محمد خاں صدر جماعت احمدیہ زورہ مانو شوپیاں کشمیر

پنڈت نہرو کی استھیوں کو جل پرواہ کر دیا گیا (بقیہ صفحہ اول)

ایک پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر جہاں دیگر مذاہب کے نمائندگان نے پنڈت نہرو کو خراج عقیدت پیش کی وہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے بھی باری باری تقاریر کیں اور بتایا کہ نہرو جی سب بھارت واسیوں کیلئے قابل احترام وجود تھے۔ وہ سب سے محبت کرتے تھے یہی سبب ہے کہ آج ہم ان کی جدائی پر غمگین ہیں۔ نہ صرف بھارت واسی بلکہ بیرونی ممالک میں بھی آپ کی وفات پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ساری دنیا کو امن اور شانتی کا پیغام دیا اور دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا بیشک آپ ہم سے جدا ہو چکے ہیں لیکن آپ کے بتائے اصول اب بھی زندہ اور تابندہ ہیں سب ملک واسیوں کا فرض ہے کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔

اس کے بعد جب پنڈت جی کی استھیاں مقررہ مقام پر پہنچیں تو بے پناہ ہجوم نے ان پر پھول برسائے پنڈت موہن لال جی نے استھیوں والے برتن اٹھا کر پبلک کو درشن کرائے۔

جل پرواہ کئے جانے سے قبل باقاعدہ پروگرام کے مطابق مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے اپنی اپنی مقدس کتاب کا کچھ حصہ پڑھا۔ چنانچہ جناب پنڈت صاحب۔ پادری صاحب اور گیانی صاحب نے پاٹھ کیا۔ وہاں حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل نے بھی قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کی۔ جو ریکارڈ کر لی گئیں۔ بعدہٗ ہوم منسٹر پنڈت موہن لال جی اور وزیر مالی سردار اجمیر سنگھ صاحب نے باری باری تقاریر کیں۔ اور بھرائی ہوئی آواز میں اپنے محبوب نیتا اور شردھانجلی پیش کی۔ بعدہٗ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب استھیوں کو دریا راوی میں جل پرواہ کیا گیا۔ اس موقعہ پر پندرہ بیس ہزار سے زیادہ کا مجمع تھا۔

تلواڑہ میں مرکز قادیان سے دو رکنی وفد مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر بدر کی قیادت میں ایک روز قبل ہی روانہ ہو گیا۔ اس وفد میں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب درویش اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب کارکن دفتر اخبار بدر شامل تھے۔ یہ وفد رات نکیریاں میں قیام کر کے صبح ساڑھے چھ بجے موضع تلواڑہ کے پاس جہاں بیاس ڈیم تیار ہو رہا ہے

ڈیم کے قریب مقررہ مقام پر پہنچ گیا۔

اس جگہ پنڈت نہرو کی استھیاں جل پرواہ کئے جانے کے لئے ہیلی کاپٹر ... سے ایک کار پر پنجاب کے وزیر مالیات سردار دربارہ سنگھ صاحب اور وزیر ... گورنمنٹ ماسٹر گوربنتا سنگھ صاحب ... لائے تھے ... سب جگہ لوگوں نے ... پھول بھینٹ کئے۔ آخر ... کا جلوس ... ٹریکٹر کنارے پہنچی۔ جل پرواہ کئے جانے سے قبل ایک مختصر مگر پُروقار جلسہ منعقد ہوا جس کی ابتدا مقررہ پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم سے ہوئی یہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے کی آپ نے سورۃ ملک کی ابتدائی چند آیات اور بعض دوسری موزوں آیات تلاوت کیں۔ جسے تمام حاضرین نے پورے سکوت اور احترام کے ساتھ سنا۔ بعدہٗ ایک پادری صاحب نے انجیل سے ایک حصہ سنایا پھر ایک گیانی صاحب نے گرنتھ صاحب کے موزوں شلوک سنائے۔ آخر ایک شاستری صاحب نے بھگوت گیتا کا حسب موقعہ پاٹھ کیا۔ کتب مقدسہ کے پروگرام کے بعد اس علاقہ کے ایم۔ ایل۔ اے جناب پنڈت ملا رام نے تقریر کی اور موزوں الفاظ میں شردھانجلی بھینٹ کی۔ اسی طرح ماسٹر گوربنتا سنگھ جی نے بھی بھرائی ہوئی آواز سے تقریر کی۔ اور لوگوں کو اس امر کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر ہم لوگوں کو اس بات کا عہد کرنا چاہیئے کہ ہم امن اصولوں اور مقصدوں پر سختی سے کاربند رہیں جو پنڈت نہرو نے ہمارے سامنے رکھے ہم ملک سے پسماندگی۔ بیروزگاری اور ناخواندگی دور کریں گے۔ ذات پات کے فرقہ کو چھوڑ کر باہم متحد رہیں گے اور سب مل کر ملک کی ترقی کیلئے کوشش کریں گے۔ آخر میں سردار دربارہ سنگھ صاحب نے ایک عمدہ لکھی ہوئی تقریر سنائی جس کا ایک ایک لفظ پنڈت نہرو کے شاندار کارناموں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور ان کے ساتھ گہری محبت اور خلوص کا آئینہ دار تھا۔ آپ نے بھی مؤثر انداز میں اس امر کی تلقین کی کہ پنڈت نہرو کی وفات کے بعد ملک کا اتحاد بہت بڑی چیز ہے۔ اس کو کسی قیمت پر ضائع نہ کیا جائے۔

استھیوں کو جل پرواہ کئے جانے کے لئے مقررہ وقت سے پہلے ہی تین کشتیاں دریا میں اتاری جا چکی تھیں۔ جلسہ کے اختتام کے بعد بڑے احترام کے ساتھ بھسم کا برتن کشتیوں میں پہنچایا گیا۔ پولیس نے اُلٹے ہتھیار سے سلامی دی۔ اور دونوں وزراء استھیوں سمیت ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ دوسری کشتی پر مقامی گرلز سکول کی طالبات سوار ہو کر سُریلی آواز سے رام دھن گا رہی تھیں۔ مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کا قریباً پندرہ ہزار کا مجمع دریا کے مغربی کنارے پر کھڑا اس آخری رسم کو دیکھ رہا تھا۔ کشتی پہلے پانی کے بہاؤ کے مخالف دور تک گئی پھر گھوم کر دوسری طرف شمال کو چلی گئی پھر لوٹی اور بیچ دریا کے پنڈت نہرو کے جسم کی آخری یادگار بکھیر دی گئی۔ اسکے کچھ ذرات ہواؤں اور کچھ پانی کی تیز لہروں کے ساتھ بہتے ہوئے دور سے دور نکل گئے۔ اس موقعہ پر پولیس کی طرف سے ماتمی بینڈ بجا اور پولیس نے آخری بار پھر اُلٹے ہتھیاروں سے سلامی دی۔ حاضرین نے پنڈت نہرو زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔

واپسی پر سب نے جنوب کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو دل ہی دل میں کہا بیشک نہرو کے جسم کی آخری یادگار بھی آج اپنی آنکھوں کے سامنے غائب ہوتی دیکھی مگر قریب ہی بیاس ڈیم انکی عظمت کو ظاہر کرتا اور یاد کو تازہ کرتا رہیگا جس طرح کہ ملک میں ان کے ہاتھوں جاری کردہ دوسرے بڑے بڑے

بھارت کے محبوب وزیر اعظم کی المناک وفات پر
جماعت احمدیہ کی قرار دادہائے تعزیت

حیدر آباد

"ہمارے عظیم اور ہر دلعزیز وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی اچانک وفات کی اطلاع خانہ ... مورخہ ۲۷ مئی کی معیاد ۲½ بجے گورنمنٹ سیکرٹریٹ سے مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی کے فون کے ذریعہ ملی۔ اسی وقت جماعت کے ذمہ دار اور عہدیدار احباب کو فون کے ذریعہ اطلاع دی۔

یہ افسوسناک خبر سنتے ہی تمام احمدی احباب نے اپنے کاروبار بند کر دیئے۔ اسی دن بعد نماز مغرب مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت جماعت کا ایک غیر معمولی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا اور متعلقہ افراد کے نام بھیجدیا۔ علاوہ ازیں اس وقت آنریبل پریذیڈنٹ حکومت ہند۔ وائس پریذیڈنٹ شری گلزاری لال نندہ، مسز وجے لکشمی پنڈت، مسز اندرا گاندھی اور کامراج ناڈر صدر کانگرس کو تعزیتی تار روانہ کئے۔ آج کے مقامی اخبارات نے ہمارے اس ریزولیوشن کا ملخص شائع کیا۔

دعا ہے کہ خدا تعالے اس عظیم خلاء کو جلد ہی پُر کر دے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مالابار (انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش حیدر آباد)

" جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کا یہ غیر معمولی اجلاس بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء بمقام احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں ہمارے محبوب وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے اچانک انتقال پُر ملال پر سخت صدمہ کا اظہار کیا گیا۔ ملک میں وزیر اعظم کے انتقال کیوجہ سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا پُر کرنا مشکل ہے۔ ہمارے محبوب وزیر اعظم جن جوسوں کے مالک تھے ان کا گنوانا اس مختصر سے ریزولیوشن میں ممکن نہیں۔ ہندوستان کی رعایا بلا تفریق مذہب و ملت ایسی محبت کرتی تھی کہ ہر فرد یہی کہتا تھا کہ وہ اس کے محبوب ہیں۔ فی الواقعہ جو کارہائے نمایاں انہوں نے ہندوستان کی ہمہ جہتی ترقی فلاح و بہبود کے لئے انجام دیئے وہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ اور آئندہ آنے والا مورخ اس کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ ہمارے ملک کو ان کی مزید خدمات کی ضرورت تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے بلاوے پر سر تسلیم خم ہے۔ وہ ہم سے جلد جُدا ہو گئے۔ ان کی جُدائی کا ہمیں بے حد غم ہے۔ جماعت احمدیہ یہ اجلاس اپنے رنج و غم کا اظہار ملک کے ہر فرد سے کرتا ہے۔ اور خصوصاً ہمارے محبوب وزیر اعظم کے افراد خاندان اور جمیع مملکت کے ذمہ دار عہدہ داران سے کرتا ہے اور یہ طے کرتا ہے کہ اس کی ایک ایک کاپی مندرجہ ذیل اصحاب کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

۱۔ آنریبل پریذیڈنٹ حکومت ہند نئی دہلی
۲۔ " وائس پریذیڈنٹ " "
۳۔ " گلزاری لال نندہ کارگزار وزیر اعظم
۴۔ " مسز وجے لکشمی پنڈت
۵۔ " مسز اندرا گاندھی
۶۔ ایڈیٹر صاحب بدر قادیان۔
۷۔ " " آزاد نوجوان مدراس

جموں

یہاں نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت سرکار کی المناک وفات پر راشٹرپتی جی اور مسز اندرا گاندھی جی۔ نیو دہلی کی خدمت میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی طرف سے تار دیں ہیں ترجمہ حسب ذیل ہے۔

" جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کو محبوب جواہر لال نہرو جی کی بے وقت المناک موت سے صدمہ پہنچا ہے۔"

محمد یوسف
پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ

(باقی صہ پر)